REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT R. N. NO. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۷　　شمارہ ۸

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN.143516.

۱۵ ربیع الاوّل ۱۳۹۸ھ　　۲۳ تبلیغ ۱۳۵۷ ہش　　۲۳ فروری ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار "الفضل" میں درج شدہ مورخہ ۱۴/۲/۷۸ کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان۔ ۲۰ تبلیغ (فروری) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ ۞

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی اٹھائیسویں نہایت کامیاب سالانہ کانفرنس کا انعقاد

مُلک کی احمدی جماعتوں کے علاوہ نائیجر اور بینن اور غانا کے نمائندوں کی شمولیت حضور ایدہ اللہ کا خاص پیغام پڑھ کر سنایا گیا

پچاس اصحاب کا قبولِ حق، مُلک کی نامور شخصیتوں کی شمولیت اور جماعت کی اسلامی خدمات کا اعتراف

آئندہ سال دس نئی مساجد کی تعمیر اور جدید پرنٹنگ پریس قائم کرنے کا فیصلہ

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا نے بذریعہ کیبل گرام مندرجہ ذیل اطلاع دی ہے:-

لیگوس۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۷ء کو نائیجیریا کی احمدیہ جماعتوں کی ۲۸ ویں سہ روزہ سالانہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ الحمد للہ۔

اِس کانفرنس میں مُلک کے طول و عرض کی احمدی جماعتوں کے علاوہ جمہوریہ نائیجر اور بینن (سابق دھومی) اور غانا کے نمائندگان نے بھی شرکت فرمائی۔

اس موقع پر مکرم وکیل التبشیر صاحب تحریکِ جدید کے پیغام کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی از راہِ شفقت ایک خاص پیغام ارسال فرمایا جو خاکسار نے کانفرنس میں پڑھ کر سُنایا۔ آنریبل جسٹس بکری۔ کمشنر ایم اولا برامو اور مُلک کے متعدد دیگر نامور علم دوست اصحاب بھی کانفرنس میں شامل ہوئے۔ اور انہوں نے اپنی تقاریر میں جماعت احمدیہ کی ان خدمات کو از حد سراہا۔ جو وہ تبلیغِ اسلام، اشاعتِ قرآن پاک اور مسلمانوں کی عام بہبودی کے لئے سرانجام دے رہی ہے۔

اِس موقعہ پر احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کا علیحدہ اجلاس منعقد ہوا۔

کانفرنس میں آئندہ سال ایک جدید پرنٹنگ پریس قائم کرنے کے علاوہ دس نئی مساجد بھی تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا جن میں سے ایک جمہوریہ نائیجر کے دارالحکومت میں انشاء اللہ تعمیر کی جائے گی۔ اِس مبارک تقریب میں پچاس اصحاب کو قبولِ حق کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

مقامی ٹیلیویژن، ریڈیو اور اخبارات نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری اِس سالانہ کانفرنس کی خبر وسیع پیمانے پر اشاعت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۞

جماعت ہائے احمدیہ غانا کی ۵۲ ویں سالانہ کانفرنس

مُلک کے طول و عرض سے پندرہ ہزار سے زائد احباب شریک ہوئے

احباب نے اِس موقعہ پر ایک لاکھ سڈیز بطور چندہ پیش کیا

جماعت ہائے احمدیہ غانا (مغربی افریقہ) کی ۵۲ ویں سالانہ کانفرنس اپنی شاندار روایات کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اِس کانفرنس میں مُلک کے طول و عرض سے پندرہ ہزار سے زائد احباب شامل ہوئے۔ ممالکِ بیرون سے امریکہ اور نائیجیریا کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ بہت سے غیر از جماعت دوست بھی جلسہ کی کارروائی سُننے کے لئے تشریف لاتے رہے۔

مقررین نے مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقاریر کے دوران فضا اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔ اور احباب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجتے رہے۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد کا بھی انتظام تھا۔ اور صبح کی نماز کے بعد درس بھی باقاعدگی سے دیا گیا۔ حکومت غانا کے صدر اور کمشنر نے اپنی تقاریر میں جماعت کی اخلاقی، رُوحانی اور سماجی مساعی کو جو وہ مُلک کے لئے کر رہے ہیں، بہت سراہا۔

کانفرنس میں ایک لاکھ سڈی (پچاس ہزار پونڈ) سے زائد چندہ جمع ہوا جو گذشتہ سال کی نسبت دُگنا تھا، الحمد للہ ۞

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۞

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں جلسہ سیرۃ النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا بابرکت انعقاد

سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی پُرمغز تقاریر اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا پُرلطف خطاب

رپورٹ مرتبہ: محمد انعام غوری

قادیان ۲۰ تبلیغ (فروری) لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام آج صبح نو بجے مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا انعقاد عمل میں آیا۔ احبابِ قادیان نے نہایت ذوق و شوق کے ساتھ کثیر تعداد میں اس جلسہ میں شرکت کی۔ اور علمی تقاریر سے روحانی استفادہ کیا۔ جبکہ مستورات بھی پردہ کی رعایت سے مستفید ہوتی رہیں۔

اس جلسہ کی کارروائی تلاوتِ قرآنِ مجید سے شروع ہوئی جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی بعدہٗ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے سُنایا۔ ازاں بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالےٰ نے افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ ۲۰ فروری کا دن ہے، جماعت احمدیہ ایک تاریخی دن ہے۔ اس لحاظ سے کہ اس دن اِس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ظاہر کرنے والا ایک زبردست نشانِ رحمت؛ پیشگوئی مصلح موعود کے رنگ میں عطا فرمایا۔ اور ہر سال اس دن اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن اس مرتبہ چونکہ ۲۰ فروری کا دن حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن ہے اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق آج کے دن جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد کیا جا رہا ہے۔

حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے مذکورہ عنوان پر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن مجید جیسا اعلیٰ واکمل اور غیر متبدل کلام جو آپؐ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا آپؐ کے اعلیٰ مقام کی نشاندہی کرتا ہے۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس عظیم تجلی کی صرف ایک جھلک دیکھ کر بے ہوش ہو گئے تھے۔ اور کوہِ طور جل کر راکھ ہو گیا تھا۔ ایسی زبردست تجلی اور ایسا زبردست کلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترا۔ آپ کا بلند وارفع مقام ایک حدیثِ قدسی میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ

لولاک لما خلقت الافلاک۔

یعنی ساری کائنات کو صرف اور صرف اسی لئے پیدا کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو پیدا کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے آنحضرت صلعم کی غلامی اور اطاعت کو لازمی شرط قرار دیا۔ پھر آپؐ کو جو مقامِ شفاعت عطا کیا گیا ہے وہ کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا۔ اور جو تاثیراتِ قدسیہ آپؐ کو عطا ہوئیں وہ کسی اور کو عطا نہیں ہوئیں۔ اس ضمن میں موصوف نے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے اور آخر میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود کا وجود آنحضرت صلعم کی قوتِ قدسیہ اور آپؐ کے روحانی فیضان ہی کا ایک زبردست ثبوت اور نشان ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فریضۂ تبلیغ

مذکورہ عنوان پر خاکسار نے تقریر کی اور بتایا کہ آنحضرت صلعم کی زندگی ایک کامیاب مبلغ اور مربی کی زندگی تھی۔ نہایت ناساعد حالات اور ماحول میں آپؐ نے توحیدِ الٰہی کی تبلیغ شروع کی۔ اور ۲۳ سال کے مختصر عرصہ میں سارے اہلِ عرب کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ خاکسار نے بتایا کہ ارشادِ الٰہی بلّغ ما اُنزل الیک من ربّک کے مطابق قرآنِ کریم کی ہر آیت دُنیا کو سُنائی اور ہر حکم پر خود عمل کر کے دکھایا۔ اور حجۃ الوداع کے موقعہ پر لاکھوں کے مجمع سے گواہی لی کہ کیا میں نے تبلیغ کا حق ادا کیا ہے؟ لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے۔ پھر خدا نے بھی اس فریضہ کی کما حقہٗ ادائیگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا لعلّک باخعٌ نفسک الّا یکونوا مومنین۔ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تو معلوم ہوتا ہے اس فریضہ کی ادائیگی میں اپنے آپ کو ہلاک ہی کر لوگے۔ اس تبلیغ کے نتیجہ میں دُنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ جب آپ مبعوث ہوئے تو اکیلے تھے اور جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو سارا جزیرۃ العرب اسلام کے نور سے منور ہو چکا تھا۔

اِس تقریر کے بعد عزیز مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلی زندگی

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے مذکورہ عنوان پر کی۔ اور بتایا کہ اسلام نے اہلی زندگی کو ایک پاکیزہ زندگی قرار دیا ہے۔ اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ النکاح نصف الایمان یعنی شادی کرنا نصف ایمان ہے۔ اور اسلام نے اہلی زندگی سے پہلو تہی کر کے اور اہل وعیال کے حقوق کو نظر انداز کر کے جنگلوں میں جا کر عبادت کرتے رہنے کو پسند نہیں کیا۔ موصوف نے میاں بیوی کے حقوق و فرائض کے ضمن میں آنحضرت صلعم کی زرین ہدایات بیان کرتے ہوئے اس سلسلہ میں آنحضرت صلعم کے اُسوہ حسنہ کو بھی پیش کیا۔ اور بتایا کہ آنحضرت صلعم باوجود اس کے کہ حد درجہ معمور الاوقات انسان تھے پھر بھی گھر میں اپنے اہل وعیال کے جملہ حقوق کا خیال رکھتے۔ اُن کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے۔ اُن کے جذبات واحساسات کا خیال رکھتے۔ اور اپنی ازواج کے مشوروں کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رواداری

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے مذکورہ عنوان پر کی۔ اور قرآن کریم کی متعدد آیات جو آنحضرت صلعم کے اخلاقِ فاضلہ اور غیروں سے حسنِ سلوک پر مشتمل تھیں پیش کر کے بتایا کہ آپؐ کا غیروں سے بلکہ اپنے دشمنوں سے حسنِ سلوک اور رواداری ایسی ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس ضمن میں موصوف نے متعدد مثالیں بیان کیں۔ آپ نے بتایا کہ یہ جو ترقی اور روشنی کا زمانہ ہے اس میں غیروں سے نفرت اور تعصب کی مثالیں تو ملتی ہیں۔ لیکن رواداری مفقود ہے۔ آنحضرت صلعم نے اپنی مسجد میں نجران کے عیسائیوں کو اپنے طور پر خدا کی عبادت کرنے کی اجازت دی۔ اور ایک یہودی کا جنازہ گزرتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جانی دشمنوں کو نہ صرف معاف ہی کیا بلکہ اُن سے احسان کا سلوک فرمایا۔ اس ضمن میں بھی موصوف نے بعض روایات و واقعات بیان کئے۔

بعدہٗ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

صدارتی خطاب

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے صدارتی خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا بڑا اور عظیم روحانی باپ بنایا ہے کہ قیامت کے روز آپ تمام انبیاء پر اپنی امت کی کثرت کے لحاظ سے فخر کریں گے۔ اگر جسمانی بیٹے کی کوئی حقیقت اور اہمیت ہوتی تو حضرت نوحؑ نے جب اپنے بیٹے کو ڈوبتے دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ اے میرے رب انّ ابنی من اھلی اور میرے اہل کو بچانے کا تیرا وعدہ ہے۔ تو خدا نے فرمایا انّہٗ لیس من اھلک انّہٗ عملٌ غیر صالح۔ پس جسمانی نسل تو وجہ فضیلت نہیں۔ رُوحانی نسل اور اولاد جتنی آنحضرت صلعم کو عطا ہوئی کسی نبی کو اتنی نہیں ملی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ کے اُوپر تکالیف کا ایک لمبا دور آیا۔ حتیٰ کہ تین سال تک شعب ابی طالب میں آپؐ کو اور آپ کے ساتھیوں کو محصور کر دیا گیا۔ اور مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا۔ اس عرصہ میں بے انتہا تکالیف ومصائب کا سامنا ہُوا۔ اِن تکالیف اور فاقوں کے نتیجہ میں ہی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو طالب کی وفات ہو گئی۔ لیکن تکلیف وابتلاء کے اس لمبے دور میں بھی آپؐ اور آپ کے صحابہؓ نے صبر واستقامت کا بے نظیر اعلیٰ نمونہ دکھایا۔

اِس کے بعد آنحضرت صلعم کی غیروں سے رواداری، آپؐ کا خدا تعالیٰ پر یقینِ کامل اور اپنے دعویٰ پر وثوق کے ضمن میں بھی آپ نے ایمان افروز تاریخی واقعات بیان فرمائے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم صدرِ اجلاس نے فرمایا، جب کسی انسان کو طاقت اور قوت اور دولت و ثروت اور حکومت وسلطنت ملتی ہے تو اس کی حالت میں بہت بڑا فرق آجاتا ہے اور اُن اخلاق میں جو اس کی کمزوری کے ایام میں ظاہر ہوتے ہیں اور اُن اخلاق میں جو طاقت وقوت کے وقت ظاہر ہوتے ہیں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اکثر اوقات یہ تبدیلی بُرائی کی طرف زیادہ میلان رکھتی ہے۔ لیکن ہمارے آقا و مطاع محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبۂ نکاح

اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکتیں عقدِ نکاح کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں

اسی لئے اعلانِ نکاح کے ذریعہ دوسروں کو اس خوشی میں شریک کرنے کا حکم دیا گیا ہے

ہماری دُعا ہے جماعت احمدیہ کے ہر رشتہ سے اسلام کے خادم پیدا ہوں اور حسنات دارین وارث بنیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز!

(۱)

مورخہ ۱۳ر تبلیغ ۱۳۵۷ ہش / ۱۳ر جنوری ۱۹۷۸ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

اسلام نے اعلانِ نکاح کو مخفی نہیں رکھا۔ اسلام نے اس بات کو روا نہیں رکھا کہ کسی کو پتہ نہ لگے اور چھپ کر کے نکاح ہو جائے بلکہ اس خوشی میں ایک جماعت کو شریک کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی برکتیں عقدِ نکاح کے ساتھ مقدر کی ہوتی ہیں۔ اُن خاندانوں کے لئے بھی جن کے لڑکے اور لڑکی کے نکاح کا اعلان کیا جاتا ہے اور بہت سی خوشیاں ان لوگوں کے حصہ میں بھی آتی ہیں جن سے یہ رشتہ چھپایا نہیں جاتا بلکہ ان پر ظاہر کر کے اُنہیں بھی اپنی خوشی میں شریک کیا جاتا ہے۔

پس ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو بہت ہی بابرکت کرے اور ان خوشیوں میں ساری جماعت کو شریک کرے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے ان رشتوں کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دُعا کرائی۔

(۲)

مورخہ ۱۸ر تبلیغ ۱۳۵۷ ہش / ۱۸ر جنوری ۱۹۷۸ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا و امامنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر و سابق مبلغ امریکہ کی صاحبزادی کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقعہ پر خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

سب سے بہتر چیز جو مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ کے زمرہ میں آتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ نیز اس کے دین کی خدمت کرنا ہے جس نکاح کا میں اس وقت اعلان کروں گا وہ ہماری عزیزہ بچی امۃ القدوس صاحبہ کا ہے۔ اس بچی کے والد محترم میاں محمد ابراہیم صاحب بڑے لمبے عرصہ تک یہاں ہیڈ ماسٹر رہے اور پھر ہوتے پانچ سال تک امریکہ میں دینِ اسلام کی خدمت میں بڑے اخلاص سے مشغول رہے اور اب حال ہی میں واپس آئے ہیں۔ ہمارے دل سے یہ دُعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس دنیا کے حسنات بھی عطا کرے اور اُخروی زندگی کی حسنات بھی عطا کرے اور اس طرح ہم سب کو بھی ایسی ہی حسنات سے نوازے۔

ہماری یہ بھی دُعا ہے کہ میاں صاحب کی جس بچی کے نکاح کا اعلان اب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ میں برکت ڈالے اور ان کی بچی کو اور ان کے داماد کو ہمیشہ خوش رکھے اور ان کے خاندان کے لئے بھی یہ رشتہ خوشیوں اور برکتوں اور رحمتوں کا باعث بنے اور جیسا کہ ہماری دُعا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ہر رشتہ سے اسلام کے خادم پیدا ہوں خدا کرے اس رشتہ سے بھی جماعت احمدیہ کے خادم پیدا ہوں۔

عزیزہ بچی امۃ القدوس صاحبہ کا نکاح پندرہ ہزار روپے حق مہر پر عزیزم مکرم محمد عمر دراز صاحب تنویر ابن مکرم میاں محمد نواز صاحب گوندل مرحوم ساکن ربوہ سے قرار پایا ہے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے اس رشتہ کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دُعا کرائی۔ (الفضل ۸ر۲؍۷۸)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

اور خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے عظیم نشانات

از محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ سے قبل کئی روز تقاریر کی تیاری اور مہمانوں کے آرام و آسائش کے انتظامات کی نگرانی اور اس بارہ میں متعلقہ کارکنان کی راہنمائی میں شب و روز مصروف رہے۔ کسی کے ہاں چند مہمان آرہے ہوں تو ان کی وجہ سے خاص تردد کرنا پڑتا ہے جلسہ سالانہ پر تو ماشاء اللہ ڈیڑھ لاکھ احباب جن میں غیر ملکی وفود کو شامل کر کے چونتیس ملکوں کے نمائندگان شامل تھے ان کے علاوہ پاکستان بھر کے کونے کونے سے مرد اور خواتین بوڑھے، جوان، بچے، بچیاں کثرت کے ساتھ تشریف لائیں ان کے آرام و آسائش اور قیام و طعام کے انتظامات بہت بڑے اہتمام کے متقاضی تھے۔ بالخصوص اس صورت میں جبکہ مقامی درسگاہیں۔ تعلیم الاسلام کالج، تعلیم الاسلام ہائی اسکول جامعہ نصرت اور نصرت گرلز ہائی اسکول کی عمارات مہمانوں کے قیام کے لئے میسر نہ تھیں۔ محدود پیمانے پر کچھ کمرے تعمیر کئے گئے ہیں جو بالکل ناکافی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے یہ امر باعث تشویش تھا۔ حضور نے جہاں مقامی لوگوں کو یہ تحریک فرمائی کہ بشاشت کے ساتھ آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہیں، اپنے سینوں میں انہیں جگہ دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے مکانات ان کے لئے پیش کریں وہاں احبابِ جماعت کو خصوصی دُعاؤں کی بھی تحریک فرمائی۔ حضور بھی دُعاؤں میں مصروف تھے اور مخلصینِ جماعت بھی شب و روز دُعائیں کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان تضرعات کو سنا ماشاء اللہ دوست کثرت کے ساتھ تشریف لائے۔ انہوں نے سفر کی صعوبتوں کی پرواہ نہیں کی رہائش کی جگہ کی تنگی کو محسوس نہیں کیا۔ ۲۵ر دسمبر کو بارش کی وجہ سے شدید سردی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور منتظمین بے حد متفکر تھے مکانات کی کمی کی وجہ سے بہت بڑے پیمانہ پر خیموں، چھولداریوں اور سائبانوں کے نیچے رہائش کا انتظام کیا گیا تھا جو بارش کی وجہ سے بھیگ گئے تھے کیسر جس پر دوست رات گزارتے ہیں بھی بھیگ رہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں فرمایا کہ ۲۵ر دسمبر کو ظہر کے وقت بارش ہو رہی تھی حضور نے نمازیں دُعا فرمائی نماز کے بعد مسجد سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ بادل پھٹ چکے تھے اور دھوپ نکل رہی تھی دل حمد کے جذبات سے معمور تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور نے چار تقاریر فرمائیں۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر مستورات سے خطاب، ۲۷ر دسمبر کی دوپہر کے بعد ایک مفصل تقریر جس میں حضور نے سال بھر کے کام کا جائزہ لیا اور ۲۸ر دسمبر کی ظہر کی بعد کی معرکۃ الآراء علمی تقریر۔ جلسہ تقاریر خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص تائید ایزدی کا نشان۔ ایمان افروز اور پُر معارف تھیں جو جماعت کے اخلاص میں بے حد اضافہ، مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے غلبہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کا باعث بنیں دوستوں کے چہروں سے بشاشت ایمانی نمایاں تھی وہ ایک دوسرے سے ماں جائے بھائیوں کی طرح محبت اور پیار سے گلے ملتے اور جلسہ سالانہ کی کامیابی اور کامرانی پر جو خلافت ثالثہ کی صداقت و حقانیت کا عظیم الشان نشان تھا ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے۔ دوست ان ایام میں رات دن خدا اور اس کے رسولؐ کی باتیں سننے، دعاؤں، ذکر الٰہی، نمازوں اور نوافل کی ادائیگی میں مصروف رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہے۔

جلسہ سالانہ کا ماحول اپنوں اور بیگانوں سبھی کے لئے حیران کن اور پُر اثر تھا۔ اتنے بڑے مجمع میں نہ بد نظمی نہ دنگا فساد نہ درشت کلامی نہ افراتفری نہ بے چینی نہ گھبراہٹ۔ ان میں سے کوئی بات کبھی نظر نہ آئی نظم و ضبط اور اطمینان و سکون کے روحانی ماحول میں دوستوں نے یہ دن راست بسر کیئے۔ ہمارے غیر ملکی بھائی اس عظیم اجتماع، امن و برکت کے نظم و ضبط، عالمگیر اخوت و محبت اور بے حد وسیع پیمانے پر عمدہ اطمینان بخش انتظامات کو دیکھ کر بہت متاثر تھے وہ اپنے جذبات کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے کبھی ان کے جذبات خوشی کے محبت بھرے آنسوؤں کی شکل میں ظاہر ہوتے اور کہیں بے ساختہ اور پُر جوش نعرہ ہائے تکبیر کی شکل میں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں جلسہ کے ایام میں فجر کی نماز سے قبل باجماعت نمازِ تہجد دلگدازی رقت انگیزی، پُر سوز دعاؤں اور دنیا کو ہلاکت سے بچانے کے لئے گریہ و زاری کے ساتھ مضطربانہ دعاؤں کا عجیب منظر پیش کرتی تھی ان نمازوں میں دوست بڑی کثرت کے ساتھ شرکت فرماتے رہے جن میں غیر مسلم احباب بھی بڑی کثیر تعداد میں شامل ہوتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۴ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر تک اپنی دیگر اہم مصروفیات کے علاوہ غیر ملکی وفود اور پھر پاکستان بھر سے آنے والے ہزاروں دوستوں سے منظم نظام کے تحت ہر روز گھنٹوں ملاقات فرماتے رہے حالانکہ دوران تقاریر جلسہ انتظامات کی نگرانی اور پھر گھنٹوں مسلسل ملاقاتوں کے باوجود خدا کے فضل سے حضور کی بشاشت ہمیشہ قائم رہی اور حضور خدا کے فضل سے باوجود بے حد تکان کے ان ایام میں ہر طرح خیر و عافیت سے رہے۔ اتنا زیادہ کام ایک انسان کے بس کی بات نہیں جب تک اللہ تعالیٰ اسے غیر معمولی ہمت، غیر معمولی طاقت، غیر معمولی عزم، غیر معمولی تائید و نصرت اور غیر معمولی توفیق سے نہ نوازے اور رحمت کے فرشتوں کا سایہ اس کے سر پر نہ رکھے پریشانیوں کے سامان پیدا ہوئے اور خدا کے فضل سے دور ہوتے چلے گئے حضور کی دعاؤں کے ... طفیل اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سب روکیں دُور فرما دیں الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ حضور گھنٹوں ملاقات فرماتے ہر دوست سے محبت پیار توجہ اور گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ فرماتے۔ اس کی خیریت دریافت فرماتے اور اس کی راہنمائی فرماتے محبت و پیار کے اس نظارے کو دیکھ کر بعض غیر مسلموں پر بھی رقت طاری ہو گئی اور وہ ضبط نہ کر سکے ۲۹ر دسمبر کو بعض نماز ظہر حضور نے مسجد مبارک میں ۳۲ نکاحوں کا اعلان فرمایا الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

۱۷ر جنوری تک حضور ملاقاتوں اور دیگر اہم دینی امور میں بے حد مصروف رہے کہ حضور پر انفلوئنزا کا زبردست حملہ ہو گیا جس کا اثر کئی دن تک رہا انفلوئنزا سے ویسے بھی بہت کمزوری ہو جاتی ہے اس کے لئے جو دوائیں استعمال کرنا ہوتی ہیں وہ بھی بے حد ضعف پیدا کر دیتی ہیں مگر خلافت کی کچھ اہم ذمہ داریاں ایسی ہیں کہ نہیں نظر انداز یا پس پُشت نہیں ڈالا جا سکتا ان بیماری کے ایام میں حضور نے یکم جنوری سے ۲۳ر جنوری تک تینتالیس سو سے زائد خطوط ملاحظہ فرمائے جن میں ملکی اور غیر ملکی ہر قسم کے خطوط شامل تھے۔ ان میں سے اکثر میں حضور سے راہنمائی کی درخواست کی گئی تھی اس عرصہ میں دو ہزار سے زائد جوابات بھجوائے گئے علالت کے دوران بھی حضور نے بعض ضروری ملاقاتوں کے لئے وقت عنایت فرمایا۔

چند روز قبل اندرون خانہ چلتے ہوئے ایک چوکی سے حضور کی پنڈلی کو ٹھوکر لگی اور زخم ہو گیا حضور نے اس کی پرواہ کئے بغیر بدستور کام جاری رکھا اور کام کے لئے دفتر میں اور نمازوں کے لئے مسجد میں تشریف لاتے رہے چند دن کے بعد اس میں درد پیدا ہو گئی اور پیپ پڑ گئی جس سے پنڈلی متورم ہو گئی۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق حضور ان دنوں بستر میں آرام فرما رہے ہیں۔ جو دوائیں استعمال فرما رہے ہیں ان سے مزید ضعف پیدا ہو رہا ہے۔ احباب اپنی شب بیدارانہ دعاؤں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دُعائیں فرمائیں۔ ساری دنیا کو ہلاکت اور تباہی سے بچانا ساری دنیا کو قرآن مجید کی تعلیمات سے آگاہ کرنا۔ ساری دنیا پر اسلام کی خوبیوں کو واضح کرنا۔ ساری دنیا کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات، کمالات اور فیوضِ روحانی کو واضح کر کے پیار اور محبت پیدا کرنا۔ ساری دنیا کے دلوں میں ایک عظیم تغیّر اور پاک تبدیلی پیدا کرنا اور اسے خدائے واحد کے آگے جھکانا بہت عظیم مقصد ہے۔ جس میں کامیابی خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت خاص راہنمائی اس کے خاص فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق کے بغیر ناممکن ہے اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت والی کامیاب و کامران لمبی زندگی عطا فرمائے اس طرح کہ حضور کی زندگی میں ہی ہمیں اسلام کے غلبہ اور فتح کے نمایاں آثار نظر آنا شروع ہو جائیں اور دنیا بھر میں ایک عظیم تغیّر اور پاک تبدیلی نظر آنے لگے اور ان کی زبانوں پر اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمد کے مبارک الفاظ جاری ہوں ان کے دل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھر پور ہوں اور وہ شب و روز خدائے واحد کے آگے سجدہ ریز ہوں۔

خلافت ثالثہ کے گزشتہ بارہ سالوں میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی محبت پیار اور احسانات کے عظیم جلوے اور خلافت ثالثہ کی تائید و نصرت کے بے شمار نشانات دیکھے مہدی موعود علیہ السلام کی صداقت کا احساس بے شمار دلوں میں پیدا ہوتے دیکھا۔ اس کے ذریعہ سے دلوں میں حق کو پہچاننے کی تڑپ نمایاں طور پر نظر آ رہی ہے اور خدا کے فضل سے اندرون ملک اور بیرون ملک سعید روحیں کثیر تعداد میں حق کو پہچاننے کی توفیق پا رہی ہیں۔ ... للہ علیٰ ذٰلک سچے وعدوں والے خدا کی باتیں ضرور پوری ہوں گی اور اسلام کے منشاء کے مطابق اسلام دنیا میں غالب آ کر رہے گا۔

(الفضل ۸ر/۱/۲۶)

ماہانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ بھارت

ہر لجنہ کا فرض ہے کہ مہینہ ختم ہوتے ہی اپنی ماہانہ رپورٹ دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوا دے تاکہ ان کے کام کا مرکز کو صحیح رنگ میں علم ہو سکے جن لجنات نے رپورٹیں مرکز میں ارسال کیں ان کے نام درج ذیل ہیں:۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ماہ نومبر ۱۹۷۷ء میں لجنات:۔

قادیان۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ یادگیر۔ بنگلور۔ شموگہ۔ کانپور۔ پٹنہ۔ برہ پورہ چنتہ کنٹہ۔ اودے پور کٹیا۔ امروہہ۔ پنگال۔ بھدرک۔ کرڈاپلی۔ راٹھ

ناصرات:۔ قادیان

ماہ دسمبر ۱۹۷۷ء میں لجنات:۔

قادیان۔ بنگلور۔ برہ پورہ۔ اودے پور کٹیا۔ سرونیا گاؤں۔ کیرنگ۔ حیدرآباد سکندرآباد۔ شیموگہ۔ چنتہ کنٹہ۔ ساگر۔ پنگال۔ کرڈاپلی۔ سونگڑہ۔ راٹھ۔ پشاور

ناصرات:۔ سکندرآباد۔ قادیان

اخبار قادیان

☆ ۔۔۔ مکرم عبد الرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کے بڑے بیٹے مکرم عبد الحمید صاحب مولوی فاضل پاکستان سے زیارتِ مقاماتِ مقدسہ اور اپنے والد سے ملاقات کی غرض سے قادیان آئے ہوئے ہیں ☆ ۔۔۔ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر درویش سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان اعصابی تکلیف کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار ہیں مرض میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے احباب موصوف کی کامل صحت کیلئے دُعا فرمائیں ☆ ۔۔۔ مورخہ ۱۸ر۲ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اطفال گروپ کا تربیتی جلسہ ہوا۔ جس میں عزیزان عبد السلام راشد اور عبد الحمید کریم نے تقاریر کیں۔

درخواستہائے دُعا

(۱) مکرم سید کریم بخش صاحب سرونیا گاؤں اڑیسہ نے تحریر کیا ہے کہ ان کے فرزند مکرم ظہور احمد صاحب سید کو خدا کے فضل سے سروس مل گئی ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے ۵۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں بھجوائے ہیں احباب دُعا کریں کہ یہ سروس ان کے لئے بابرکت ہو۔

۲۔ مکرم شریف احمد صاحب چارکوٹ کشمیر بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز چارکوٹ کی ایک خاتون حمیدہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں ان کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

۳۔ میری بڑی لڑکی یاسمین سلمہا فائینل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس پارٹ II کا امتحان دے رہی ہے اور دوسری لڑکی نشاط سلمہا ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا فائینل امتحان دے رہی ہے قارئین ہمدرد درویشانِ قادیان نیز جملہ بزرگانِ سلسلہ سے ان لڑکیوں کی اعلیٰ کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار: وزیر الشمیم آرہ۔ بہار

۴۔ خاکسار آئندہ ماہ مارچ میں۔ ایس۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہا ہے نمایاں کامیابی کے لئے نیز خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی کاروباری پریشانیوں کی دوری کے لئے درخواست دعا ہے خاکسار نے ۱۱/- روپے درویش فنڈ ۱۱/- روپے صدقہ اور ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار: محمد یوسف غوری اسلم ابن محمد احمد صاحب غوری حیدرآباد

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۷ء

قسطِ اوّل

برکاتِ خلافت اور صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

(از۔ محمد انعام غوری)

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

سُورۂ نور کی جو آیت کریمہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے یہ آیت استخلاف کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں خلافت حقہ کی علامات اور برکات بتائی گئی ہیں۔ کہ خلیفہ برحق کے ذریعہ مومنین کا شیرازہ پھر سے مجتمع ہوگا اور دین کو استحکام حاصل ہوگا اور جب جب مومنین کی جماعت پر خوف کی حالت طاری ہوگی، خلیفہ برحق کے ذریعہ وہ حالت امن سے بدل جائیگی۔ اور خلیفہ چونکہ نبی کا قائمقام ہوتا ہے اور خلافت کی علت غائی یہ ہے کہ وہ نبی کے جاری کردہ مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ اس لحاظ سے ایک خلیفہ کے ذمہ وہی کام ہوتے ہیں جو ایک نبی کے ہوتے ہیں یعنی تلاوت آیات۔ تعلیم کتاب اور تزکیۂ نفوس ___!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت راشدہ کے بعد ظالم بادشاہوں کا دور دورہ ہوا پھر جبری حکومت قائم ہوئی پھر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ ثُمَّ تَکُوْنُ الْخِلَافَۃُ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ کے مطابق ۲۷؍مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وصال سے چند روز پہلے خدا سے علم پاکر جماعت کو جہاں اپنی وفات کی غمگین خبر سنائی وہاں دائمی خلافت کی نعمت کے جاری ہونے کی خوشخبری بھی سنائی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔"

نیز فرمایا:۔

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے

سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دعا کرتے رہو۔ .... تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔" (الوصیت صفحہ ۸)

اس اقتباس میں یہ امر خاص طور پر ذہن نشین کرنے والا ہے کہ حضور علیہ السلام نے جس طرح نبوت کو خدا کی قدرت کا ایک زبردست جلوہ قرار دیا ہے اسی طرح نعمت خلافت کو بھی خدا کی قدرت ثانیہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس قدرت ثانیہ کے نزول کے نتیجہ میں خدائے قادر و توانا کے قادرانہ جلوے اس قدر ظاہر ہوں گے اور دنیا اس قدر برکات کا مشاہدہ کرے گی کہ ایک عقلمند انسان ایک سعید الفطرت انسان خدا تعالےٰ کی عظیم قدرتوں کا معترف ہوجائے گا۔

پس آج کی اس مجلس میں خدا تعالیٰ کے اُن قادرانہ جلوؤں کی جو جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ کے قیام کے نتیجہ میں ظاہر ہورہے ہیں، ایک جھلک حاضرین کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ وباللّٰہ التوفیق!

ملّی وحدت کا قیام

جس طرح اللہ تعالےٰ اپنی وحدت میں تمام قوتوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی طرح قوم بھی ایک وحدت میں منسلک ہوکر ہی اپنی قوت و شوکت کا اظہار کرسکتی ہے۔ اسی اصل کے پیش نظر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا"

تم سب کے سب متحدہ اور اجتماعی طور پر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت ہی کو حَبْلُ اللّٰہِ قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَاِنَّھُمَا حَبْلُ اللّٰہِ الْمَمْدُوْدُ وَمَنْ تَمَسَّکَ بِھِمَا فَقَدْ تَمَسَّکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا۔"

{ازالۃ الخفاء صفحہ ۴۲ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ شاہ صاحبؒ محدث دہلوی}

یعنی میرے بعد تم ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتدا کرو کیونکہ دونوں حبل اللہ (خدا کی رسیاں) ہیں، جس نے ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اس نے ایسی قابل اعتماد چیز کو مضبوطی سے پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے کی نہیں ...!

چنانچہ اسلام کے صدر اوّل میں جب تک مسلمانوں نے اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھا اور دامن خلافت کو مضبوطی سے تھامے رکھا تب تک مسلمان اپنی قلت تعداد کے باوجود اپنی اجتماعیت کی قوت سے خلفائے راشدین کی پُر عظمت قیادت میں کارہائے نمایاں سرانجام دیتے رہے اور مٹھی بھر بے سروسامان مسلمانوں نے صنادید عرب و عجم کے منہ پھیر دیئے۔ کہاں تو وہ زمانہ تھا کہ خلافت حقہ کی قیادت میں بڑی بڑی حکومتیں بھی مسلمانوں سے خوف کھاتی تھیں اور آج یہ حالت ہے کہ خلافت سے محرومی کے نتیجہ میں باوجود اس کے کہ مسلمان بڑی بڑی حکومتوں کے مالک ہیں اور دولت و ثروت کی بھی ان کے ہاں کمی نہیں لیکن معمولی سا اسرائیل انہیں خوفزدہ اور لرزہ براندام کئے ہوئے ہے۔

فروری ۱۹۷۴ء میں لاہور پاکستان میں اسلامی مملکتوں کے سربراہان کی ایک چوٹی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کی جو خبریں لاہور کے اخباروں میں شائع ہوئیں۔ اُن کی بعض سُرخیوں کے تحت مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی مرحوم ایڈیٹر صدق جدید لکھنؤ نے اپنے اخبار میں نہایت فکر انگیز تبصرہ کیا تھا ___ ایک سُرخی تھی "خلافت کے بغیر اندھیرا" اس کے تحت مرحوم نے لکھا:۔

"اتنے تفرق و تشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر اور شام کا رُخ کس طرف ہے؟ مصر کدھر اور حجاز۔ یمن کی منزل کونسی ہے اور لیبیا کی کونسی؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامی کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی؟ ایک اسرائیل کے مقابلہ پر سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ ترکی اور دوسرے مسلم فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اور خلافت کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی قومیتوں کا جو افسوں شیطان نے کان میں پھونک دیا ہے وہ دماغوں سے نہیں نکالتے۔"

(صدق جدید یکم مارچ ۱۹۷۴ء)

ایک سُرخی ہے "یاد دور خلافت" اس کے تحت لاہور کے ایک اخبار میں یہ خبر درج تھی:۔

"لاہور۔ ۲۱ فروری۔ آج مسلم ملکوں کے سربراہان اسلامی کانفرنس میں وارد ہوگئے" "لیبیا۔ حجاز۔ نائیجیریا۔ متحدہ عرب۔ ترکی۔ لبنان۔ کویت۔ یمن۔ سینیگال کا تازہ چیلنج۔"

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا مرحوم نے لکھا:۔

"کیا اچھا ہوتا اگر آج اتنی چھوٹی چھوٹی ٹولیوں کی بجائے ایک مرکزی عظیم خلافت اسلامی اس اجلاس میں ہوتی۔"

(صدق جدید۔ ۸؍مارچ ۱۹۷۴ء)

حضرات! جس اسلامی خلافت کے قیام کی تمنا و آرزو دردمند دل آج کررہے ہیں بفضلہ تعالیٰ اس خلافت کی نعمت عظمیٰ سے جماعت احمدیہ ۱۹۰۸ء سے متمتع ہورہی ہے اور اس خلافت حقہ کے سلسلہ میں ایک کروڑ سے زائد نفوس بندھے ہوئے ہیں جو خلیفہ برحق کے ایک اشارے پر اُٹھتے اور بیٹھتے ہیں اور اسی خلافت حقہ کی قیادت میں اجتماعیت اور تنظیم کا ایک ایسا مظاہرہ دنیا کے سامنے پیش کررہے ہیں جس کی نظیر اسلام کے صدر اوّل کی خلافت راشدہ کے دور کے علاوہ اور کہیں نظر نہیں آتی۔

چنانچہ علامہ نیاز فتحپوری جیسے جہاندیدہ عالم نے جماعت احمدیہ کا بنظر غائر جائزہ لینے کے بعد یوں اعتراف کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں

"اس وقت احمدیوں سے زیادہ باعمل اور منظم جماعت کوئی دوسری نہیں اور جب تک ان میں تنظیم قائم ہے میں ان کو سب سے بہتر مسلمان کہتا رہوں گا۔"

(نگار لکھنؤ نومبر ۱۹۶۱ء)

سچ ہے ؎

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

تمکین دین اور تزکیہ نفوس!

تمکین دین کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ۔" (سورۂ حج)

یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں استحکام عطا کریں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور ان میں زکوٰۃ کا نظام جاری رہے گا۔ اور نیک باتوں کا حکم دینے اور بُری باتوں سے روکنے کے لئے ایک منظم پروگرام پر عمل پیرا ہوں گے۔ بالفاظ دیگر اصلاح نفس و اصلاح و ارشاد کا ایک وسیع انتظام خلافت حقہ کے ذریعہ قائم ہوگا ___!

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے تو اس وقت بہت نازک حالت تھی۔ وقت کی نزاکت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت سے باغیوں نے سر اٹھایا اور کئی بادیہ نشین مرتد ہونے کی سوچ رہے تھے۔ اور کئی نادانوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے دل گردہ والا انسان بھی حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دینے لگا کہ زکوٰۃ کی وصولی میں زیادہ سختی نہ کریں۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ اس حکم میں کچھ حکمت عملی اور نرمی سے کام لیا جائے۔ لیکن وہ ابی بکرؓ جو طبعاً رقیق القلب واقع ہوئے تھے جب تمکین دین کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسندِ خلافت پہ متمکن فرمایا تو دینی احکام میں آپ اس قدر سخت اور قوی ہو گئے کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر فرمایا۔ تم نرمی اختیار کرنے کی باتیں کرتے ہو خدا کی قسم اگر کوئی شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اونٹ کی ایک رسی بھی زکوٰۃ کے طور پہ دیتا تھا اور آج اس کے دینے سے انکار کرے تو میں اس کے خلاف جہاد کروں گا۔

خلافت راشدہ کے مبارک دور کے بعد آہستہ آہستہ دین میں کمزوری آنی شروع ہو گئی۔ اور خیر القرون کے بعد ایک ہزار سالہ عرصہ میں تو مسلمانوں کی حالت

مسلماں در گور مسلمانی در کتاب

کی مصداق ہو گئی۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو احیاء دین کے لئے مبعوث فرمایا آپؑ نے فرمایا:۔

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

چنانچہ عقائد کے لحاظ سے، اعمال کے لحاظ سے، اخلاق و کردار کے لحاظ سے ایک ایسا روحانی انقلاب آپؑ کے ذریعہ برپا ہوا۔ اور ایک ایسی پاک جماعت کا قیام عمل میں آیا جس کے دل دنیا کی محبت سے سرد ہو گئے۔ محبت الٰہی اور عشق رسولؐ نے ان کے دلوں میں گھر کر لیا۔ اور بہتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور اپنی اعلیٰ تربیت کے فیض سے فنا اور لقا کے مدارج سے اوپر اٹھا کر لقا کے مرتبہ تک پہنچایا۔ گویا ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں تیار ہوا۔ اب آپ کے نائبین اور خلفائے عظام کی قیادت میں یہ روحانی انقلاب روز بروز وسعت پذیر ہے اور ایک عالمگیر حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے انفاخ قدسیہ اور آپ کے خلفائے کرام کی نیک تربیت کا اثر ہے کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ اور مربیوں نے بھی مختلف مذاہب کے نمائندوں کو چیلنج کیا کہ اگر تمہارے مذہب میں کچھ زندگی کے آثار ہیں تو ہمارے مقابل پر دعاؤں میں مقابلہ کر لو۔ چنانچہ مشہور امریکن عیسائی منّاد ڈاکٹر بلی گراہم جو آجکل ہندوستان کے دورہ پر ہیں۔ ایک دفعہ پہلے بھی انہیں روحانی مقابلہ کی دعوت دی گئی تھی۔ اب پھر محترم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے انہیں روحانی دعوت دی گئی ہے۔ لیکن روحانی مقابلہ کی دعوت قبول کرنا تو دور کی بات ہے، مدراس، کلکتہ، حیدر آباد وغیرہ علاقوں میں ہمارے مبلغین نے موصوف سے ملاقات کرنے کی کوشش کی تو ان کی یہ خواہش بھی پوری نہ ہو سکی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔"

بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ میں ایک دو نہیں سینکڑوں ہزاروں افراد ہیں جو صاحب رؤیا و کشوف ہیں۔ اور بہت ہیں جنہوں نے خدا سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل کیا اور اپنی زندگی کی مرادوں کو اسی دنیا میں حاصل کر لیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"جس وقت ہم دنیا سے تنگ آ کر اپنے خدا کی طرف رجوع کرتے اور عاجزانہ اس کے دامن کو پکڑ کر اس سے کہتے ہیں کہ اے خدا! دنیا نے ہمیں چھوڑ دیا پر تو ہمیں نہ دھتکارنا ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ہمیں اپنے سے علیحدہ نہ کرنا۔ ہماری اس عاجزانہ پکار پر وہ بڑے پیار سے ہمیں تسلی دلاتا ہے۔ صرف مجھے ہی نہیں بلکہ جماعت کے ہزارہا آدمیوں کو اس نے ان دنوں میں (یعنی ۱۹۷۴ء کے فسادات میں) تسلیاں دلائیں اور اتنے پیار سے دلائیں کہ انسان کو حیرت ہوتی ہے۔"

خدا کے فضل سے اس پاکیزہ اور روحانی انقلاب کا دائرہ اس قدر وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس قدر انتشار روحانیت ہے کہ جماعت احمدیہ کے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ اپنے پیار کا سلوک کر رہا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطاب کے دوران فرمایا چھوٹے چھوٹے بچے جو میرے پاس آتے ہیں ان سے کبھی میں پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں کوئی خواب آئی وہ کہتے ہاں آئی چنانچہ ایک بچے سے آپ نے دریافت فرمایا کیا خواب آئی۔ اس بچے نے جواب دیا کہ

"ساڈی مَیّں بچہ دین والی سی خدا نے مینوں دسیا کٹی ہون والی اے تے کٹی ہو گئی۔"

یعنی ہماری بھینس جننے والی تھی میرے خدا نے مجھے بتایا کہ بچھڑی ہو گی چنانچہ عالم الغیب خدا کی دی ہوئی بشارت کے مطابق بچھڑی ہی پیدا ہوئی۔

اب یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ ایک زبردست انتشار روحانیت ہے جو خلافت حقہ کی برکت کے نتیجہ میں عالم احمدیت میں ظہور پذیر ہے ...!

اس روحانی انقلاب کی تائید میں جو ایک ناقابل تردید حقیقت بن چکا ہے، علامہ نیاز فتحپوری کا ایک اعتراف پیش کرتا ہوں وہ لکھتے ہیں:۔

"کس قدر تعجب کی بات ہے کہ وہ افراد جو نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ جو ایام صیام کا پورا احترام کرتے ہوں۔ جو صدقہ و زکوٰۃ کی رقم بغیر پس و پیش کے نکالتے ہوں۔ جو لہو و لعب کی زندگی سے متنفر ہوں۔ جو حد درجہ سادہ معاشرت بسر کرتے ہوں۔ جو کسی وقت بیکار زندگی نہ بسر کرتے ہوں۔ جو ہر وقت انسان کی خدمت کے لئے آمادہ رہتے ہوں۔ جو صادق القول ہوں۔ امین ہوں۔ عہد و پیمان کے پابند ہوں، ان کو آپ برا کہتے ہیں صرف اس لئے کہ وہ مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کو مہدی معہود سمجھتے ہیں۔"
(نگار۔ لکھنو مئی ۱۹۶۰ء)

تعلیم کتاب و حکمت

ایک نبی کی نیابت میں اس کے نائبین اور خلفائے کرام کا ایک اہم فریضہ تعلیم کتاب و حکمت ہے۔ اور یہ فریضہ بطریق احسن اسی وقت ادا ہو سکتا ہے۔ جب زمانہ حال اور اس کے تقاضوں کے مطابق کتاب مکنون کے رموز و اسرار خدا تعالیٰ خود خلیفۂ وقت کو سکھائے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے متعلق بیان فرمایا ہے:۔

"خود راقم الحروف نے کئی علوم فرشتوں سے سیکھے ہیں۔ مجھے ایک دفعہ ایک فرشتہ نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر پڑھائی۔ اور اس وقت سے لے کر اس وقت تک سورۃ فاتحہ کے اس قدر مطالب مجھ پر کھلے ہیں کہ ان کی حد ہی کوئی نہیں۔"

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر کبیر میں حقائق و معارف کا دریا بہا دیا ہے اور یہ تفسیر ایسا زبردست علمی شاہکار ہے جو رہتی دنیا تک تعلیم کتاب کا بہترین اور مؤثر ذریعہ ثابت ہوتا رہے گا۔

اب خلافت ثالثہ کے عہد مبارک میں تعلیم کتاب و حکمت کا کام پہلے سے زیادہ وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات، آپکی تقریریں اور تحریریں، قرآن کریم کے حقائق و معارف سے لبریز ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس خلیفۂ برحق کی زبان پر بھی کتاب مکنون کے رموز و اسرار کھول رہا ہے۔ پھر آپ نے جماعت احمدیہ میں تعلیم القرآن کی جو عالمگیر تحریک فرمائی ہے، اس کے نتیجہ میں آج جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ قرآنی انوار سے اپنے آپ کو منور کر رہا ہے۔ اس بابرکت تحریک کے ضمن میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"پس تم اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اپنی نسلوں پر رحم کرو۔ اپنے خاندانوں پر رحم کرو اور پھر اپنے گھروں پر رحم کرو جن میں تم سکونت پذیر ہو۔ کیونکہ قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بے برکت رہیں گے .... کوشش کریں کہ ہر جماعت چاہے وہ شہری ہو یا دیہاتی۔ ایک سال کے اندر اندر اس کام کا بیشتر حصہ تکمیل تک پہنچا دے۔ اور دو یا تین سال تک ہمیں یہ نظارہ نظر آئے کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو اور کثرت سے ایسے احمدی ہوں جو قرآن کریم کا ترجمہ بھی جانتے ہوں ..."

پھر ساری بنی نوع انسانی تک اس حیات آفریں پیغام کو پہنچانے کے سلسلہ میں دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی طباعت و اشاعت کا نہایت وسیع پیمانے پر جاری ہے

(باقی)

درخواست دعا:۔ مکرم سید ہمام الدین احمد صاحب جمشید پور سے اپنے بیٹے عزیز سید منیر احمد صاحب کے انجینئرنگ II ایئر کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

سرینگر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے عالیشان مسجد کی تعمیر

خدا تعالےٰ کی قدرت کے روح پرور نظارے

مرتبہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ

یہ شور: نہیں بننی چاہئیے ہم یہ مسجد نہیں بننے دیں گے، یہ لوگ اسلام اور رسول اکرم صلعم کے دشمن ہیں (العیاذ باللہ) یہ تھے عزائم کم فہم اور ناسمجھ سرینگر کے بعض مولوی صاحبان کے لیکن ان لوگوں کو کیا معلوم کہ احمدی اسلام کے شیدائی ہیں اور حضرت رسول مقبول صلعم کی مبارک جوتیوں کی خاک، ہاں ان لوگوں کو کیا معلوم کہ ہم احمدیوں کو سب کچھ برداشت ہے لیکن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف ہمیں رائی برابر پسند نہیں ہم احمدی لوگ اپنے اولادوں کو مرتے دیکھ سکتے ہیں اور جائیدادوں کو تباہ ہوتے دیکھ سکتے ہیں لیکن اسلام اور بانی اسلام کے خلاف کوئی کہے یا لکھے ہمیں اس کی قطعاً برداشت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ دنیا کے کونہ کونہ میں مسجدوں کا جال بچھایا جائے تا ان مسجدوں کے اونچے میناروں سے اللہ تعالےٰ اور اس کے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند ہوتا رہے اور دنیا کے لوگ چاہے وہ کسقدر مخالف ہوں وہ آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قائل ہو جائیں چنانچہ اس وقت تک دنیا کے مختلف ملکوں میں برصغیر کے علاوہ تقریباً پانچصد مساجد تعمیر ہو چکی ہیں جہاں اللہ اکبر اور اشھد ان محمد رسول اللہ کی صدا دن کے پانچ وقت گونجتی ہے۔

پس اے مولوی صاحبان خدارا غور تو کرو مسجد نہ بننے کی صورت میں آپ لوگ یہی کمال کر دکھلاتے نا کہ اللہ اکبر اور اشھد ان محمد رسول اللہ کی صدا کو روکنے والے بن جاتے یا للعجب لیکن اللہ تعالیٰ کے ارادہ کو کون روک سکتا ہے مسجد بننی تھی سو بن گئی۔ ایک اور بات بھی کہوں کہ یہ وہ مسجد ہے جس کے بارہ میں خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ اور ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی ارشاد تھا کہ سرینگر میں ایک عالیشان مسجد بنائی جائے اس مسجد کے بننے میں کوئی کیسے روک بن سکتا تھا۔ ہم افراد جماعت ہائے احمدیہ کشمیر بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ ہمارے بہت ہی پیارے امام نے ہماری یہ شدید خواہش پوری کر دی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی عمر میں برکت دے اور اسلام آپ کی قیادت میں ترقی کرے۔ آمین۔

ریاست جموں و کشمیر تین صوبوں پر مشتمل ہے۔ یعنی صوبہ کشمیر، صوبہ جموں اور صوبہ لداخ صوبہ کشمیر اور صوبہ جموں میں ہمارے کثیر احمدی دوست آباد ہیں۔ سرینگر صوبہ کشمیر میں ہے یہ گرمیوں میں ریاست کا چھ ماہی دار الخلافہ ہے باقی چھ ماہ سردیوں کے لئے دفاتر جموں منتقل ہو جاتے ہیں۔ سرینگر میں ہمارے اسلاف نے ۱۹۳۹ء میں سرکار سے ایک عمدہ زمین کا قطعہ لیز پر حاصل کیا ہوا ہے جس وقت یہ زمین کا ٹکڑا حاصل کیا گیا تھا اس وقت یہ علاقہ آبادی سے خالی تھا صرف نزدیک ہی شمال کی طرف تحصیل آفس تھا اور سامنے مغرب کی طرف ایک گھر جو اب چھ گھروں پر مشتمل ہے بس رہا تھا چنانچہ اس وقت جماعت نے ضرورت کے پیش نظر اس قطعہ زمین میں ایک کوارٹر تعمیر کیا اور نمازیں اور جلسے اسی میں ہوتے رہے زمین کے اردگرد چار دیواری لگائی گئی اور حفاظت کے پیش نظر سامنے والے گھر کا مالک محمد سلطان بٹ اور اُن کی اہلیہ زونہ دیدی محافظ مقرر ہوئے ان دونوں میاں بیوی نے اس قطعہ زمین کی جان سے زیادہ حفاظت کی اب دونوں وفات پا چکے ہیں اللہ تعالےٰ دونوں کو غریق رحمت کرے اُنکی وفات کے بعد اُن کے بیٹے اسد اللہ صاحب بٹ برابر مسجد کی حفاظت وصفائی کا خیال رکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔

۱۹۳۹ء سے ہی جماعت کی خواہش تھی کہ اس قطعہ ارضی پر ایک عمدہ مسجد بنوائی جائے لیکن جماعت یا تو خود تیار نہ تھی یا حالات نے ساتھ نہ دیا پھر خدا تعالےٰ نے بھی اس معاملے کو خلافت ثالثہ کے ساتھ وابستہ کر رکھا تھا چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایت کے تحت ہی یہاں سرینگر میں ایک عالی شان مسجد بنی جو اب لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئی ہے فالحمد للہ علی احسانہٖ۔

مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس قطعہ زمین کی اہمیت ہر لحاظ سے بڑھتی گئی کیونکہ مشرق کی طرف اب گورنمنٹ سکرٹریٹ بن گیا ہے شمال کی طرف انسپکٹر جنرل پولیس کا دفتر ہے اور جنوب کی طرف ڈسٹرکٹ پولیس لائن ہے پھر چاروں اطراف آبادی کی بھرمار ہے اب خالی ہی میں جنرل بس اسٹینڈ یہاں قریب ہی بن گیا ہے اس طرح اس علاقہ کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ جوں جوں علاقہ ہذا کی اہمیت بڑھ گئی توں توں اس قطعہ ارضی پر ہر کسی کی نظر پڑتی رہی ارکان حل وعقد نے جماعت کی مرضی کے خلاف تبادلہ زمین کی پیشکش کی، مرکز قادیان نے مضبوط اسٹینڈ لیا اور یہی مسجد کی زمین یا جگہ ہے کوئی اور تعمیر ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ لہٰذا اس مسئلے کے آگے ہر کسی کو سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ لیکن پھر بھی وقتی طور پر اس جگہ مسجد بنوانے کی ممانعت کی گئی۔

احباب جماعت احمدیہ کشمیر کی شدید خواہش اور دربار خلافت سے حوصلہ افزائی

زمانہ گذرتا گیا، افراد جماعت احمدیہ کشمیر کی شدید خواہش تھی کہ یہاں ایک جامع مسجد بنے جس سے جماعت کی ضروریات پوری ہو سکیں ستمبر ۱۹۷۰ء کو مرکز کی طرف سے خاکسار راقم الحروف کو میسور اسٹیٹ سے تبادلہ کر کے یہاں پر کام کرنے کا موقعہ عطا کیا چنانچہ احباب جماعت کی خواہش کے پیش نظر حضرت صاحبزادہ صاحب (ناظر دعوۃ وتبلیغ) کی ہدایت کے تحت خاکسار نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں احباب کی خواہش کو پیش کرنے کی سعادت پائی جس پر ہمارے شفیق امام عالی مقام نے سرینگر میں مسجد بنوانے کا ارشاد فرمایا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ملنے پر جو بالغ نمائندگان کی میٹنگ ہوئی تمام ممبران نے خوشی کا اظہار فرمایا اور بعدہٗ ضروری کارروائی مثلاً نقشہ بنوانا اور نقشے کی منظوری وغیرہ کا کام شروع ہوا یہاں یہ بات بیان کرنی ضروری ہے کہ محترم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ سرینگر جو تعمیراتی کاموں میں ماہر ہیں نے خود نقشہ بنوایا جو میونسپلٹی میں داخل کیا گیا محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی خصوصی ہدایت کے تحت خاکسار نے احباب جماعت سرینگر خصوصاً محترم بابو صاحب کے ساتھ حصول اجازت کے لئے اپنا زیادہ وقت صرف کیا دفتری کارروائی کے دوران بعض شر پسندوں نے بہت تنگ کیا بلکہ کئی ایک نقشے ضائع کئے اور محترم بابو تاج الدین صاحب بھی برابر نقشے بناتے رہے دفتری کارروائی کے دوران محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب، محترم خواجہ عبد العزیز صاحب، محترم عبد الحمید صاحب ٹاک اور مرحوم محترم خواجہ سلطان صاحب نے بھی بھرپور تعاون کیا فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

جیسا کہ میں نے لکھا ہے کہ سرینگر میں مسجد کے لئے بہت پہلے سے کوشش کی گئی لیکن کچھ نہ کچھ رکاوٹ پیدا ہوتی رہی آخر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد خصوصی کے تحت کام کیا گیا لیکن بعد میں پھر تعطل پیدا ہو گیا کیونکہ ایک طرف روپیوں کی ضرورت تھی جو مرکز نے دینا تھا دوسری طرف حصول اجازت میں بھی رکاوٹیں تھیں لیکن خدا کے پیارے خلیفہ کے منہ سے یہ بات نکل چکی تھی کہ سرینگر میں مسجد بنوائی جائے ہمارے ایمانوں میں کس قدر اضافہ ہو گیا جب خدا تعالےٰ نے آناً فاناً حکام کے دل میں یہ ڈالا کہ مسجد کی اجازت دے دینی چاہئیے چنانچہ ہوا ایسا کہ ۱۹۷۲ء میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی آیا کہ مسجد بنوائی جائے کام شروع ہوا، لیکن عجیب قسم کا تعطل پیدا ہوا۔ شر پسندوں نے نقشے غائب کر دئے۔ شرارت کرتے رہے کاغذات چھپاتے رہے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کی بات کو بھی بہر صورت پورا کرنا تھا۔ چنانچہ چیف ٹاؤن پلانر صاحب نے کہا کہ مسجد کی اجازت ضروری جائے گی لیکن دکانوں کی اجازت نہیں دیں گے ڈپٹی کمشنر نزول نے کہا کہ یہ زمین مسجد کے لئے الاٹ ہو چکی ہے لہٰذا یہ زمین مسجد کی ہی ہے چنانچہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی والوں نے اجازت دی اور بذریعہ ٹیلیگرام مرکز کو اطلاع دی گئی۔ فالحمد للہ علی احسانہٖ ہم لوگ جو احمدی ہیں اور خلافت سے وابستہ ہیں ہمارے لئے یہ بات یقیناً ازدیاد ایمان کا باعث ہے کیونکہ ایک طرف رکاوٹیں تھیں دوسری طرف خدا تعالےٰ کے خلیفہ کا ارشاد جو بہر حال پورا ہونا تھا سو ہو گیا۔ ثم الحمد للہ علیٰ ذالک

تعمیر مسجد کے لئے ابتدائی کارروائی اور سنگ بنیاد

تعمیر مسجد کی اجازت نومبر ۱۹۷۶ء میں ملی اور اپریل ۱۹۷۷ء کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ، محترم عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد اور مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش بغرض ضروری کارروائی وارد سرینگر ہوئے سات روزہ قیام کے دوران ان بزرگان نے حالات کا جائزہ لیا اور مکرم علی محمد صاحب ٹھیکیدار سے ضروری امور طے کر کے واپس قادیان چلے گئے اس کے بعد محترم ناظر صاحب جائیداد جولائی کے دوسرے ہفتے میں اکیلے آئے اور ٹھیکدار صاحب کے ساتھ ضروری امور کی تکمیل کی چند یوم کے بعد مکرم مستری منظور احمد صاحب جن کو مرکز نے اس کام کے لئے نگران مقرر کیا تھا سرینگر پہنچے پندرہ جولائی ۱۹۷۷ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دعاؤں کے ساتھ اس تاریخی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اس موقعہ پر پورے صوبے کے نمائندگان موجود تھے۔

جیسا کہ یہ لکھا گیا ہے کہ مرکز نے اپنی طرف سے مستری منظور احمد صاحب کو اور لوکل جماعت کی طرف سے محترم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ سرینگر کو نگران مقرر کیا اور یہ حکم "بہمت ایں اجر نصرت، دادہ ہند عنداللہ اجی دو را"

...خاکسار کو بھی کام کرنے کی سعادت ملی فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ وفضلہٖ ورنہ من آنم کہ من دانم یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے۔

تعمیر مسجد اور مخالفین کی ریشہ دوانیاں

تعمیر مسجد کا کام سرعت سے جاری تھا اور Plinth کا کام مکمل ہو رہا تھا تو چند مولوی صاحبان ہماری عدم موجودگی میں آئے اور محترم علی محمد صاحب ٹھیکیدار کو کہنے لگے کہ یہ مسجد جو آپ بنا رہے ہیں کس کی اجازت سے بنا رہے ہیں جواباً آپ نے کہا کہ یہ انجمن کشمیر کاران کو ٹھیکہ پر ہے بعد میں انہوں نے کہا کہ یہ جماعت تو خاتم النبیین کے مخالف ہے آپ کس طرح یہ برداشت کرتے ہیں اور اس مسجد کو بنا رہے ہیں جس کے جواب میں محترم علی محمد صاحب نے کہا کہ میں خدا تعالیٰ کا گھر بنا رہا ہوں اس کے علاوہ مجھے اور کسی چیز سے کیا واسطہ؟ محترم علی محمد صاحب نے کہا کہ مسجد کا جو بورڈ لگا ہے (مسجد کے سامنے بورڈ لگا ہے جس پر کلمہ طیبہ اور شان رسول صلعم کے بارہ لکھا ہوا ہے۔ ناقل) اس پر آپ پڑھیں کہ کیا لکھا ہوا ہے اسی کے تحت ہم یہ مسجد تعمیر کر رہے ہیں اس کے بعد وہ چلے گئے بعد میں یہ معاملہ مولانا فاروق صاحب کے پاس لے گئے لیکن مولوی صاحبان کو ناکامی کا سامنا پڑا اسی طرح سننے میں یہ بھی آیا کہ مولوی ان جناب وزیر اعلیٰ ریاست کشمیر شیخ محمد عبداللہ صاحب سے بھی ملے لیکن وہاں سے بھی مایوس ہو کر واپس آئے یقیناً ان مولوی صاحبان کو مایوس ہی ہونا تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کے گھر کو بننے سے یہ کیسے روک سکتے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک عظیم الشان مسجد آج بنی ہوئی ہے جو ہر کسی کے لئے باعث کشش ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد شریف کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔

ناشکر گزاری ہوگی اگر اس بات کا اظہار نہ کیا جائے کہ محترم مستری منظور احمد صاحب نے جس محنت شاقہ سے کام کیا اپنے وطن کو چھوڑ کر عزیز اقارب سے دور ہو کر یہاں آئے اور مرکز کی خواہش کے مطابق کام کیا چھ ماہ کے دوران وہ کئی دفعہ تبدیلی موسم اور غذا کی وجہ سے بیمار ہوئے۔ لیکن سب چیزوں کو برداشت کیا اور کام کرتے گئے اسی طرح محترم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت نے بھی اپنی پیرانہ سالی اور دل کے مریض ہونے کے باوجود جو محنت کی وہ بھی قابل تحسین ہے اسی طرح سرینگر کے اور دوستوں نے بھی تعاون کیا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو بہت بہت اجر دے۔ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر بھی خصوصی دعا کی محتاج ہے کیونکہ احباب جماعت احمدیہ کشمیر نے اپنی دعاؤں کے علاوہ ایک بڑی رقم اس مسجد کے لئے دینے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ اُن کے اموال میں برکت ڈالے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقعہ دے۔ آمین

مسجد کی تعمیر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی و وفات سے متعلق دنیا میں انقلاب

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ مسجد فی ذاتہٖ توحید و عظمتِ اسلام کا اعلان ہے اور یہ تبلیغِ اسلام و عظمتِ رسول اکرم صلعم کا بے نظیر ذریعہ ہے۔ گذشتہ مضمون میں میں نے اس بات کی وضاحت کی ہے ۱۹۳۶ء سے لے کر ۱۹۷۷ء تک اس قطعہ زمین پر مسجد بننے میں رکاوٹیں پیدا ہوئیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد خصوصی کے تحت ہی ۱۹۷۲ء میں زوروں سے اس بارہ میں کام شروع کیا گیا لیکن پھر بھی کچھ سستی ہوتی رہی یہاں تک کہ ۱۹۷۵ء میں جب حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت رضی اللہ عنہ ربوہ تشریف لے گئے تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سرینگر میں مسجد کے بارہ دریافت فرمایا چنانچہ اس کے بعد سے ہی کام اور زیادہ توجہ کے ساتھ کیا گیا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو اس وقت ناظر دعوۃ وتبلیغ تھے نے خاکسار کو اس بارہ میں خصوصی ہدایت فرمائی چنانچہ نومبر ۱۹۷۶ء میں تعمیر مسجد کی اجازت حکام کی طرف سے ملی۔

جس بات کا ذکر میں کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ۱۹۳۸ء سے لے کر اب تک کیوں مسجد بنوانے میں رکاوٹیں پیدا ہوئیں پھر ۱۹۷۲ء میں جب حضور نے مسجد بنوانے کا ارشاد فرمایا تو مسجد کیوں نہ بنی پھر ۱۹۷۵ء میں ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیوں اس بارہ میں دریافت فرمایا دراصل یہ سب خدائی منشاء کے تحت ہوتا نظر آ رہا ہے ۱۹۷۲ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے بارہ ارشاد فرماتے ہیں۔ لیکن نہیں بنتی ۱۹۷۵ء میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ امیر جماعت سے مسجد کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں ان سب باتوں سے خلافت پر ہمارا ایمان پختہ ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ جولائی ۱۹۷۷ء کو تعمیر مسجد کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ مسجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کا سفر مشرق اور سرینگر میں وفات سے متعلق ایک جرمن مصنف فیبر قیصر کی کتاب برسر عام آتی ہے عیسائی ممالک میں ایک تہلکہ مچ جاتا ہے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا اعلان ایک ایسے مصنف کے ذریعہ ہو رہا ہے جس کو اسلام یا احمدیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے یہ بات واقعی غور طلب ہے کہ اب سب لوگ اس بات پر راضی نظر آ رہے ہیں اور تحقیقات اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ کوئی بھی امر پوشیدہ نہیں رہ سکتا پھر عیسائی دنیا میں انقلاب اس لئے بھی آیا کیونکہ اگر یہ بات ثابت ہو گئی کہ حضرت عیسیٰ طبعی موت مر چکے ہیں تو قصر عیسائیت منہدم ہو کر رہے گا۔ جیسا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں آنحضور صلعم نے واضح رنگ میں فرمایا ہے کہ خنزیر قتل کیا جائیگا اور صلیب پاش پاش ہوگی غرض مسجد احمدیہ سرینگر کی تعمیر کے ساتھ ساتھ آنحضور صلعم کی عظمت بھی ظاہر ہوتی رہی اور انشاء اللہ العزیز احمدیہ مساجد کے ذریعہ سے ہی اسلام کی حقانیت اور خدا تعالیٰ کا زندہ ہونا اور آنحضور صلعم کی عظمت کا سکہ اقوام عالم کے دلوں پر بٹھایا جائے گا انشاء اللہ۔ اے کاش مخالف سمجھتے۔

امریکن ہالی وڈ فلم ساز کمپنی کی سرینگر میں آمد

مسجد کی ایک منزل تیار ہو رہی تھی تو خاکسار کو محترم عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج امریکہ کا خط ملا کہ امریکہ ہالی وڈ فلم ساز کمپنی کے ایک ادارے کے چند آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی احیاء و موت اور سفر کشمیر کے متعلق فلم بنانے کی غرض سے پہلے لداخ اور پھر سرینگر آ رہے ہیں چنانچہ امریکن فلم ساز کمپنی کا ایک گروہ (جس کا ذکر کلیم صاحب نے کیا تھا) دسمبر کے پہلے ہفتے میں سرینگر آگیا اور خانیار روضہ بل کی تصویریں لیں مختلف لوگوں سے اس قبر کے بارہ میں دریافت کیا اور اُن سب بیانات کو ریکارڈ کیا اور ساتھ ساتھ فلم بناتے گئے۔

یہ وفد ہمارے مشن احمدیہ مسجد پر بھی آیا ایک دن قبل انہوں نے اطلاع بھیج دی کہ دوسرے دن اُن کو وقت دیا جائے چنانچہ دوسرے دن جب آٹھ آدمیوں کا وفد (جن میں تین امریکن تھے تین فوٹو گرافر اور دو ڈرائیور) مسجد احمدیہ سرینگر پر تشریف لایا چنانچہ مسجد پر موجود احباب نے ان دوستوں کا پُرجوش استقبال کیا بعدہٗ انہوں نے خاکسار کا ایک انٹرویو لیا۔ انٹرویو اس طرح لیا گیا کہ نئی بننے والی مسجد کے سامنے خاکسار کو کھڑے کر کے سوالات کرتے گئے مسجد کے سامنے اس لئے کھڑا کیا تاکہ مسجد کے ساتھ ساتھ مزدور اور کام کرنے والے بھی تصویر میں آجائیں، اس بات کا ذکر انہوں نے اس طرح بھی کیا کہ اس قدر عظیم الشان مسجد بنانا احمدیہ جماعت کی ترقی کا ثبوت ہے بلکہ انہوں نے اس وقت یہ الفاظ بھی کہے

"Ahmadiyya community Marching forward."

اس کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہو گیا کیمرہ مین نے کیمرے فٹ کئے اور سب سے پہلا سوال انہوں نے خاکسار کی ذات سے متعلق کیا کہ میں کون ہوں اور یہاں کس غرض سے متعین ہوں اس کے بعد سلسلہ احمدیہ کے متعلق سوالات کرتے رہے پھر حضرت عیسیٰؑ کی زندگی اور کشمیر میں آمد یوز آسف کی حقیقت اور کشمیری قوم سے متعلق سوالات کرتے رہے جن کا مختصراً جواب دیا گیا پھر مسجد شریف کے دونوں طرف تصویریں لیتے رہے اور یہ فلم جو ڈاکومنٹری فلم ہے امریکہ میں ریلیز ہوگی تکمیل فلم و انٹرویو کے بعد سب مہمانوں کو اسلامی رواداری اور مہمان نوازی کے تحت چائے سے تواضع کی گئی جس سے امریکن دوست بہت ہی متاثر ہوئے۔ امریکن نژاد تین تھے جن میں دو عورتیں تھیں اور ایک مرد احمدیہ مسجد پر آتے وقت سب احباب کے ساتھ خاکسار نے مصافحہ کیا لیکن جب میں نے عورتوں سے ہاتھ نہ ملایا بلکہ قدرے جھک کر تعظیم بجا لائی تو وہ سب تعجب میں پڑ گئے بعد میں خاکسار نے جب وضاحت کی تو عورتوں نے کہا کہ اسلام کی اس عائد کردہ پابندی کو ہم ناپسند کرتے ہیں لیکن خاکسار نے اُن کو اسلام کی اس بارے تعلیم سے آگاہ کیا۔ اس وضاحت کے بعد وہ خاموش تو ہو گئے لیکن اپنا ماحول بہرحال ہر کسی کو مرغوب ہوتا ہے امریکن دوستوں نے خاکسار کو امریکہ چلنے کی دعوت دی تاکہ میں بھی اس فلم میں کام کر سکوں خاکسار نے اُن کو ڈائریکٹری دی تاکہ وہ امریکہ میں جملہ احمدیہ مشنوں کے ساتھ تعلق پیدا کر سکیں جاتے دفعہ خاکسار نے اس وفد کو قادیان جانے کی گذارش کی چنانچہ انہوں نے وقت کی قلت کے سبب اس سال مارچ یا جون میں چھ ماہی پروگرام بنا کر آنے کا وعدہ کیا اس وقت وہ قادیان دارالامان بھی جائیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ کی کشمیر میں آمد اور وفات سے متعلق ہمارے نقطۂ نگاہ کے علاوہ اس وفد نے یہاں اور لوگوں سے بھی انٹرویو لئے ہیں۔

اس کے علاوہ اٹلی میں مقدس کفن پر سٹڈی میں اور پھر حضرت عیسیٰؑ کی مشرق میں آمد اور سرینگر میں وفات کے بارہ میں ماہ جون میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے لندن میں ایک بین الاقوامی سیمینار ہو رہا ہے۔

مندرجہ بالا واقعات کا ذکر کرنے سے مطلب ہمارا یہ ہے کہ سرینگر میں مسجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ اب یہ انقلابات اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ اب حضرت عیسیٰؑ کے پرستار مایوس ہونگے دنیا میں خالص توحید چمکے گی اور دنیا کے کثیر لوگ آنحضرت صلعم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے انشاء اللہ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ جلد وہ دن لائے کہ ہماری یہ خواہشات پوری ہوں۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے سب کی دیرینہ دلی خواہش کے پیش نظر یہاں پر ایک عالیشان مسجد بنوائی ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جان سے زیادہ پیارے امام کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے آمین۔

اسی طرح ہم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ محترم مولانا شیخ ... صاحب

(بقیہ ملاحظہ کیجئے صفحہ ... پر)

منقولات

"عشاقِ اسلام کی محفل"

ہفت روزہ لاہور (لاہور) نمبر ۸ر جنوری ۱۹۷۸ء میں "جہاں میں ہوں" کے عنوان سے "راہ گیر" کے کالموں میں کراچی کے ایک غیر از جماعت دوست مکرم ظہیر عباس صاحب کی طرف سے تأثرات کے رنگ میں ایک حقیقت پسندانہ جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ قارئینِ بدر کی دلچسپی و ازدیادِ ایمان کی خاطر اسے ذیل میں من و عن شائع کیا جا رہا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

بلا تبصرہ ——— دسمبر ۱۹۷۷ء کے آخری ہفتہ کے شروع کا ذکر ہے۔ ایک طویل القامت کشادہ پیشانی (مخصوص افریقی لباس میں ملبوس) شخص "ٹرانزٹ لاؤنج" سے برآمد ہوا۔ تو اُسے دیکھتے ہی تبلیغی جماعت کے ڈولٹ بردار مولوی اُس کی طرف لپکے اور اُسے "مرحبا" کہنے کے بعد اپنی گلابی انگریزی میں اُس سے اُس کے وطنِ مالوف کے بارے میں سوال کیا۔ جس کا جواب انہیں ان الفاظ میں ملا:-

"آئی ایم غانیئن" (I AM GHANIAN) یعنی میں غاناکا باشندہ ہوں۔

یہ سُنتے ہی مولوی صاحبان کی باچھیں کھِل گئیں وہ اس سے بغلگیر ہوئے۔ اور دو چار دفعہ اُسے "آؤر مسلم غانیئن برادر" (OUR GHANIAN BROTHERS) کہنے کے بعد اُس سے دریافت کیا کہ

"WOULD YOU LIKE TO VISIT RAIWIND" کیا وہ "رائے ونڈ" (تبلیغی جماعت کا ہیڈ کوارٹر) جانا چاہیں گے؟

جواب ملا:-

"I AM GOING TO "RABWAH" TO ATTEND ANNUAL GATHERING" - میں ربوہ میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔

ربوہ کا لفظ سُنتے ہی اس کے مخاطبوں کے چہرے لٹک گئے اور ایک نے بڑے ہی تحقیر آمیز لہجے میں دریافت کیا۔

"ARE YOU QADIANI?" "کیا آپ قادیانی ہیں؟"

نو وارد یہ سُنتے ہی چونک سا اُٹھا۔ اور اُس نے جوابی سوال کیا۔

"ARE YOU MAD?" (کیا آپ پاگل ہیں؟)

"I TOLD YOU THAT I AM GHANIAN AND YOU ARE ASKING ME ARE YOU QADIANI."

یعنی میں نے ابھی آپ کو بتایا ہے کہ میں غانا کا باشندہ ہوں اور آپ مجھ سے اس کے باوجود پُوچھ رہے ہیں کہ کیا تم قادیان کے رہنے والے (قادیانی) ہو؟

تحقیر کا نیا انداز

نو وارد مسافر کو شاید معلوم نہیں تھا۔ کہ مُلاّؤں نے یہاں انسانوں کی تحقیر کا ایک یہ انداز بھی اختیار کر رکھا ہے۔ ان دنوں بلکہ ہمارے یہاں کی سرِ فلہ صحافت تو اس سے بھی بڑھ کر قدم مارتی ہے۔ کہ جب بھی اس کی کم ظرفی زیادہ جوش مارے تو وہ ایک معمولی دو سطری خبر میں بھی چار پانچ دفعہ احمدیوں کو "مرزائی" لکھ کر اپنا سینہ ٹھنڈا کر لیتی ہے۔

یہ حُسنِ اتفاق ہے کہ جہاز میں بھی ہم دونوں اکٹھے ہی بیٹھے تھے۔ معزز مسافر نے مجھے بتایا کہ احمدی مبشّرینِ اسلام نے کیسی کیسی تکلیفیں اُٹھا کر غانا میں اسلام کا از سرِ نو احیاء کیا ہے۔ اور اب وہاں کتنی مسجدیں تعلیمی درسگاہیں اور جماعت کے مراکزِ صحت ہیں۔ حکومتی مشنری میں اب احمدیت کی بدولت مسلمانوں کا کتنا عملی دخل ہے؟ اور جب سے ان مبشّرین نے وہاں حقیقی اسلام پھیلایا ہے۔ مسلمان خدا کے فضل سے کس طرح سر اُٹھا کر چلتے ہیں۔ لاہور کے ہوائی اڈے پر اُترنے سے قبل میں نے اُن سے وعدہ کیا کہ میں لائل پور میں اپنے کاروباری فرائض سے جلد فارغ ہو گیا تو ایک دو دن کے لئے ربوہ ضرور آؤں گا۔

ایک سو پچاس گُنا جھوٹ

لائل پور سے مجھے ۲۶ر دسمبر کی صبح کو چنیوٹ جانا پڑا۔ اور وہاں کی ختمِ نبوت کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی نفری دیکھنے کے بعد سب سے اہم انکشاف مجھ پر یہ ہوا کہ ہمارے علماء (کم از کم اس معاملہ میں) ایک سو پچاس گُنا جھوٹ بولتے۔ جھوٹ لکھواتے اور جھوٹ چھپواتے ہیں۔ کیونکہ جس اجلاس کی تعداد ایک اخبار نے پچاس ہزار سے بھی زیادہ لکھی تھی۔ اس کی ساری حاضری بشمول میرے صد ساڑھے چار سو افراد ہوگی ——— دوسری بات جو میں نے اس کانفرنس میں دیکھی وہ یہ تھی کہ

اس کانفرنس کی تمام تقریریں منفی تھیں اور قریباً تمام ہی علماء کی تقاریر (احمدیوں کو) ——— شرعی مغلّظ گالیوں سے بھرپور تھیں۔ کیونکہ بجائے اس کے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب بیان کرتے۔ اُن کا سارا زور اور اُن کی ہر تقریر کی تان یہیں پر ٹوٹتی کہ یہ "مرزائی" نماز کیوں پڑھتے ہیں؟ روزے کیوں رکھتے ہیں۔ مساجد کیوں بنواتے ہیں؟

میں نے کھانے پر اپنے میزبان سے ان منفی تقریروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان مُلاّؤں کو تو خوش ہونا چاہیئے کہ وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ تہجد گزار ہیں۔ اور بڑھ چڑھ کر تبلیغِ اسلام کرتے ہیں۔ مگر یہ اُلٹے ناراض اور مشتعل ہیں۔ اب اسی کانفرنس کو لیجئے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ فلاں فلاں مولوی اتنے اتنے پیسے لے کر یہاں تقریر جھاڑنے آئے تھے۔ اور دوسری طرف وہ شخص (جو کراچی سے لاہور تک میرا ہمسفر تھا) دہ ہزاروں روپے صرف کر کے غانا سے ربوہ کے جلسہ میں شرکت کے لئے آیا ہے۔

عجیب و غریب مؤقف

میرے میزبان نے کہا۔ ان کا مؤقف یہ ہے کہ جب ہم نے انہیں "غیر مسلم" قرار دے دیا ہے۔ تو بس اب اُنہیں "غیر مسلم" بن جانا چاہیئے۔ "نہیں بھئی" تو گویا اب کوئی شخص ان کے سرٹیفکیٹ کے بغیر اپنے خدا اور رسولؐ سے محبت بھی نہیں کر سکتا۔ یہ قرار دینے والی بات بھی خُوب رہی۔ یہ کون ہوتے ہیں کسی کو کچھ اور قرار دینے والے اور اگر بات قرار دینے ہی کی ہے۔ تو گویا اگر کل کلاں کو کوئی ایسا طبقہ برسرِ اقتدار آجائے جو ان (احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والوں) کو بوجہ حماقت میں گدھا قرار دے دے۔ تو کیا پھر ان پر ہینگنا بھی فرض ہو جائے گا۔ کیسی احمقانہ منطق ہے چونکہ ہم نے قرار دے دیا ہے۔ اس لئے وہ اپنے آپ کو وہ نہ سمجھیں جو وہ ہیں۔ قرآن تو صاف کہتا ہے کہ تم کسی کے مذہب میں دخل اندازی نہ کرو۔ اور اگر سمجھانا بھی چاہو۔ تو بڑی نرمی۔ شرافت اور حکمت سے سمجھاؤ۔ اور یہ مُلاّ کلمہ گوؤں ہی کی گردنیں کاٹتے پھرتے ہیں۔"

میزبان: "یہ سب ٹھیک ہے۔ مگر تم یہ اپنی منطق کسی اور کے سامنے جھاڑنا شروع نہ کر دینا یہاں تو ہر "مولوی" ان دنوں کافر سازی کی ایک چلتی پھرتی فیکٹری بنا ہوا ہے۔"

عشاقِ اسلام کی محفل

اور پھر میں اگلے دن ۲۷ر دسمبر کو ربوہ یعنی اسلام کے حقیقی عاشقوں کی محفل میں پہنچ گیا۔ جہاں صرف مردوں کی جلسہ گاہ میں حاضری ۸۰ ہزار سے کیا کم ہوگی؟ اور میں نے وہاں کے علماء کی تقریریں بھی سُنیں۔ جن میں اوّل و آخر ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ ہی کا تھا۔ حضورؐ کی تعلیم۔ حضورؐ کے احکام۔ حضورؐ کے ارشادات۔ اور یہ کہ یورپ میں تبلیغِ اسلام کا کیا طریق ہے۔ ان دنوں اسلام کی طرف (یورپین عوام کی رغبت سے) کلیسیا میں کس قسم کی ابتری اور افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ کتنی زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے کرائے جا چکے ہیں۔ کتنی زبانوں میں زیرِ ترجمہ ہیں۔ کیا مجال جو کسی نے بھول کر بھی "چنیوٹ" کانفرنس کے متعلق ذکر تو کیا بھول کر اشارہ بھی کیا ہو۔ یا کسی پر کوئی فقرہ کسا ہو۔

انہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ خیر ہی سے فرصت نہیں تھی۔

یہاں مجھے کراچی کے دو ایک (غیر احمدی) وکیل دوست بھی مل گئے۔ اور ہم اکٹھے اُس "مقبرہ بہشتی" میں بھی گئے۔ جہاں قبریں بڑے سلیقے سے بنی ہوئی ہیں۔ روشوں پر پھولدار پودے اُگے ہوئے ہیں ہر قبر پر "مدفون" کا نام اور پتہ ہے۔ اس مقبرہ میں صرف وہ لوگ دفن ہیں ——— جو وصیت کرنے کے بعد تمام عمر اپنی آمد کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ اشاعتِ اسلام کے لئے صرف کرتے رہتے۔ جو نیک پاک طینت۔ تہجد گزار اور خدا ترس لوگ تھے۔ جنہوں نے تمام عمر دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ حتیٰ کہ مرنے کے بعد بھی اُن کے ترکہ کا ۱/۱۰ حصہ اشاعتِ اسلام کے فنڈ میں جمع کرا دیا گیا۔

اور ہمارا مُلاّ سالہا سال سے اسی قبرستان پر بھی "جنت دوزخ" کی پھبتی کستا چلا آرہا ہے۔ ظالم مُردوں سے مذاق کرنے میں بھی کوئی شرم محسوس نہیں کرتا ——— جیسے خدا کی باز پرس اُس کے لئے ہے ہی نہیں ہے۔

خلیفہ صاحب کی تقریر

بعد دوپہر احمدیوں کے خلیفہ صاحب کی تقریر سُنی۔ جو لچھے دار ہونے کی بجائے صاف۔ سیدھی سلیس اور حقائق سے بھری ہوئی تھی۔ وہ اپنے مُریدوں کو بتا رہے تھے کہ جماعت نے اس سال میں تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں کس کس شعبہ میں کیا کیا کام کیا ہے؟ اس سال کتنی کتابیں نئی شائع ہوئی ہیں؟ کتنی نئی مسجدیں بنی ہیں؟ کتنے پریس لگے ہیں؟ دُنیا کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں قرآن کریم کے کتنے لاکھ نسخے رکھوائے گئے ہیں؟ افریقی ممالک میں کتنے ہسپتال قائم کئے گئے ہیں؟ اُن میں کتنے DEDICATOR (واقفِ زندگی) ڈاکٹر کام کرتے ہیں؟ اور خدا نے اپنے فضل سے اُنہیں دُکھی اور مظلوم انسانیت کی کس کس طرح خدمت کے مواقع عطا فرمائے ہیں؟ اور اب کون کون سی تبلیغی سکیمیں زیرِ غور ہیں؟ ——— نہ کسی پر کوئی طعن نہ کسی پر کُفر کا فتویٰ۔ بس ایک ہی دُھن کہ اسلام پھیلے۔ اقصائے عالم میں پھیلے۔ اور غلبۂ اسلام کی صُبح جلد از جلد نمودار ہو ——— اور پھر ان نیک باتوں کے کرنے والے کا پُر نُور کتابی روشن چہرہ۔ لطیف۔ دلنشین اور ملائم آواز۔ دل پذیر لہجہ۔ اور سامعین ہمہ تن گوش۔ جو اُس کا ہر فقرہ

صرف سُن ہی نہیں پا رہے تھے۔

اسٹیج کے بائیں طرف کم وبیش تین درجن بیرونی ملکوں کے سینکڑوں نمائندے کوئی سفید کوئی سیاہ رنگ والا اور کوئی سُرخ رنگت والا کسی کی ناک چپٹی کسی کی اونچی۔ مگر سب کی رُوحیں ایک ہی رشتۂ اخوتِ اسلامی میں پروئی ہوئیں۔

وہ منظر دیکھنے کا ہوتا تھا جب کبھی پنڈال کے کسی کونے سے نعرۂ تکبیر بلند ہوتا تھا اور یہ غیر ملکی مہمان ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بلند آواز میں "اللہ اکبر" کہنے میں شریک ہوتے تھے۔

اور پھر قدم قدم پر اخوت سے بھرے ہوئے معانقے۔ الحمد للہ اور سبحان اللہ کے کلمات۔ راہ گیر بھائی! اس ربط وضبط کو دیکھ کر میری رُوح تو اُس مقدس وجود پر قربان ہو ہو گئی۔

جس نے آج سے چودہ سو سال قبل مکّہ کی پُر شکوہ وادی میں توحید کا پرچم بلند کر کے کالے۔ گورے اور سُرخ وسفید کی تمیز اُڑا کر انسانیت کو ایک نئی زندگی عطا کی تھی۔ مگر ہم اپنے رب کو کیا مُنہ دکھائیں گے۔ کہ ہمارے ہاں جو لوگ اُس مقدس وجود صلی اللہ علیہ وسلم کے "مشن" کو پھیلا رہے ہیں۔ اور آگے بڑھا رہے ہیں۔ وہی ہمارے نزدیک کافر اور غیر مسلم ہیں۔

امام جماعت سے مُلاقات

پھر میرے ان کراچوی وکیل دوستوں کی سفارش پر مجھے بھی جناب خلیفہ صاحب سے ملاقات کرنے والوں میں شامل کر لیا گیا۔ اس قافلہ میں دو صد سے زائد ہم غیر احمدی احباب تھے۔ خلیفہ صاحب (معلوم ہوا کہ) آکسفورڈ کے فارغ التحصیل ہی نہیں، ادب، عربی کے بھی فاضل ہیں اور قرآن مجید کے حافظ ہیں انہیں قریب سے دیکھا تو دل نے کہا۔ ایسے روشن اور پُر نور چہرے والے انسان کا دل یقیناً اس سے بھی روشن ہوگا۔

لوگ قطار میں قدم بہ قدم آگے بڑھ رہے تھے اور معانقہ کر کے آگے بڑھتے جاتے تھے اور کراچی کے امیر صاحب اُن کا تعارف کراتے جاتے تھے۔ اتنے میں ایک بچہ سامنے آیا۔ تو اُس نے جناب خلیفہ صاحب سے عرض کیا کہ وہ اُسے کاغذ کے اُس پُرزے ہی پر آٹوگراف دے دیں۔ جو اُس کے ہاتھ میں تھا۔ جناب خلیفہ صاحب نے (جن کے چہرے پر ہر وقت ایک معصوم سی مسکراہٹ کھیلتی رہتی ہے) مسکراتے اُسے تھپکی دی۔ پیار کیا اور کہا

"دیکھو میں اس طرح کے کاغذوں پر "آٹوگراف" نہیں دیا کرتا"

یہ سُن کر بچہ کچھ مایوس سا ہوا۔ تو انہوں نے فوراً فرمایا:۔

"مگر میرے اپنے پاس ایک کاغذ ہے۔ جس پر میں تمہیں آٹوگراف دیئے دیتا ہوں" اور جیب سے ایک پچاس روپے کے نوٹ پر دستخط کر کے وہ نوٹ اُس بچے کے ہاتھ میں دے دیا۔

ہم مصافحہ کے بعد ذرا آگے بڑھے۔ تو مجھ سے اگلے وکیل صاحب نے مُڑ کر کہا:۔

"جس جماعت کے امام اور جماعت کے افراد میں باہم دلجوئی اور دلداری کا یہ عالم ہو۔ اُس کا مقابلہ ہمارے چند خود "مولوی" کیا کریں گے؟ اور کب تک کریں گے؟"

۔ نمازوں کے وقت مسجدیں نمازیوں سے پُر۔

۔ نمازوں کے وقت سوائے ادویہ کی دوکانوں کے تمام دوکانیں بھی بند۔

۔ جلسہ کے دوران کی نمازیں اگر باقی جلسہ گاہ میں ادا کرتے ہیں تو جماعت کا امام بھی وہیں آکر ادا کرتا ہے۔

۔ صبح کے وقت بعض مساجد میں باجماعت نمازِ تہجد کا اہتمام۔

۔ دُعائیں کرنے لگیں تو سینے ہنڈیا کی طرح کھولنے لگیں۔

۔ اسلام کے نام پر کوئی تحریک ہو جائے تو مال تو کیا اپنی زندگیاں تک پیش کر دیں۔

۔ پھر خلیفہ اور ارکان جماعت میں باہم وہ محبت والفت اور دلداری کہ جیسے جماعت اور اُس کا امام ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں۔ اُن میں کوئی فرق ہی نہیں۔

راہ گیر بھائی! مجھے تو اتنے دنوں تک ان سب باتوں پر مسلسل سوچنے کے بعد بھی یہ سمجھ میں نہیں آسکا۔ کہ ہم خود تو نہ اسلام پر عمل کرتے ہیں۔ نہ کرنا چاہتے ہیں — اور جو کرتے ہیں۔ یا کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں یہ گوارا نہیں کہ وہ ایسا کریں۔

تو ہم کس قسم کے مُسلمان ہیں؟ اور ہم بروزِ حشر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے کس طرح حقدار قرار پائیں گے —"

سرینگر میں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر بقیہ صفحہ ۸

ایڈیشنل ناظر دعوۃ وتبلیغ اور محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد کے بھی مشکور ہیں کہ ان بزرگان نے اس اہم اور مقدس کام کو انجام دیا اور یہاں سرینگر آکر ضروری کارروائی اور مفید مشورے دیتے رہے بالخصوص محترم ناظر صاحب جائیداد جن کے سپرد صدر انجمن احمدیہ نے تعمیر مسجد کے کام کی نگرانی کی ہوئی ہے۔ اسی طرح مستری منظور احمد صاحب درویش قادیان کے بھی۔ ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے یہاں اپنی نگرانی میں کام انجام دیا نیز محترم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت سرینگر اور محترم علی محمد صاحب بھی شکریہ کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے بھی تن دہی اور محنت شاقہ سے کام کیا اور ایک عالیشان مسجد بنانے میں محمد ومعاون رہے افراد جماعت ہائے احمدیہ کشمیر نوگام اور احباب جماعت سرینگر خصوصاً شکریہ کے مستحق ہیں کیونکہ سب نے جو تعاون کیا وہ اپنی مثال آپ ہے اس معاملے میں کئی ایک میٹنگیں ہوئیں جماعتوں نے نمائندگان بھیجے اور اس معاملے میں مفید مشورے کرتے رہے۔ آخری میٹنگ اس معاملے میں ۱۲ کو سرینگر میں ہوئی سب نمائندگان جمع ہوئے احباب جماعت سرینگر نے مہمان نوازی کا بہترین حق ادا کیا اس میٹنگ کی ایک یادگاری تصویر بھی لی گئی جو انشاء اللہ سرینگر مسجد کی تاریخ لکھنے والا شامل تاریخ کرے گا آخر پر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد وہ دن لائے کہ ایک ہی مذہب اسلام اور ایک ہی پیشوا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم ہو۔ اللّٰھم آمین۔

چندہ درویش فنڈ

اس تحریک کے شروع میں تو چند سال بہت سے دوستوں نے بڑھ چڑھ کر پورے اخلاص کے ساتھ حصہ لیا لیکن تحریک کے ایک دو سال بعد اکثر دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ درویش فنڈ کی تحریک ایک وقتی تحریک تھی۔ حالانکہ موجودہ درویشی دور میں قادیان کی آبادی میں بفضلہ تعالیٰ اضافہ کے ساتھ اُن کے اخراجات کے لئے زیادہ رقم درکار ہے اور پھر مُلک کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے بھی روز بروز مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

لہٰذا مخلصین جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس مستقل تحریک کی اہمیت کے پیشِ نظر اس میں زیادہ باقاعدگی اور توجہ سے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ آپ سب احباب جماعت کا ہر طرح حافظ وناصر رہے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ سیدہ ساجدہ خاتون صاحبہ کو مورخہ ۱۳؍۱؍۷۸ کو پہلی لڑکی عطا کی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولودہ کی صحت وسلامتی اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید صباح الدین خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آسُودہ حالی سے متمتع ہو رہا ہے لیکن بعض حاسدین مجھے نقصان پہنچانے اور میری پبلسٹی متاثر کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے انکے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار: محمد شفیع دانی بانڈی پورہ کشمیر

۲۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم شیر علی خان صاحب آف سورو نے گذشتہ سال کاروبار میں کافی نقصان ہونے کی وجہ سے ایک نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ موصوف خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً سلسلہ کی ہر مالی تحریک میں فراخ دلی سے حصہ لے کر السابقون الاوّلون میں شامل ہونے والے ہیں۔ انہوں نے ۱۰۰ روپے صدقہ فنڈ میں ارسال کر کے دُعا کی درخواست کی ہے کہ احباب دُعا فرمائیں خدا تعالیٰ گذشتہ نقصان کی تلافی فرمائے اور نئے کاروبار میں ترقی دے۔ آمین۔

خاکسار۔ سید صباح الدین احمد خادم سلسلہ احمدیہ۔

۳۔ خاکسار کے والد محترم سید احتشام الدین صاحب آف جمشید پور گذشتہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ مکمل صحت یابی اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر نیز میری جملہ مشکلات کی دوری اور ملازمت میں ترقی کے لئے قارئین کرام سے درد مندانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سید ناصر احمد۔ بی۔ کام جمشید پور

دُعائے مغفرت

ماریشس کی ایک احمدی بہن محترمہ عائیشہ ناڈیہ سوکیہ صاحبہ مورخہ یکم فروری ۱۹۷۸ء کو وفات پا گئیں ہیں۔ اِنّا لِلّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ احباب جماعت انکی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دُعا فرمائیں۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ اخبار بدر ختم ہو چکا ہے۔ اخبار بدر کے ذریعہ بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ آپ اپنے ذمہ کا چندہ بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کر کے اطلاع دیں تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔

مینیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۱۰۲۷	مکرم میر عبد الجلیل صاحب۔	۱۵۴۵	مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب قریشی۔
۱۰۶۷	" شیخ غلام ہادی صاحب۔	۱۵۹۸	" سید منظور احمد صاحب۔
۱۱۱۵	محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ۔	۱۷۵۸	" میر منصور احمد صاحب۔
۱۱۴۳	مکرم یوسف علی صاحب احمدی۔	۱۷۹۳	" محمود احمد صاحب۔ یادگیری۔
۱۱۴۹	" ایم احمد صاحب ایم۔ اے	۱۸۷۴	اقبال لائبریری۔
۱۱۵۱	" پی۔ محمد صاحب۔	۲۰۳۰	مکرم محمد سراج الدین صاحب قمر۔
۱۱۹۳	" ایم۔ عثمان صاحب۔	۲۰۴۳	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ۔
۱۲۰۷	" [illegible] ستار خان صاحب۔	۲۰۶۱	مکرم شمس الرحمٰن صاحب
۱۲۲۷	" محمد نور عالم صاحب۔	۲۰۶۹	" نذیر احمد صاحب۔
۱۲۴۳	" محمد [illegible] صاحب۔	۲۱۱۳	" ایس۔ ایچ حسین صاحب۔
۱۲۴۹	" محمد [illegible] الدین صاحب	۲۱۳۴	" عابدین صاحب۔
۱۲۵۳	" مولوی خلیل الدین احمد صاحب	۲۱۳۵	" سراج الدین صاحب۔
۱۲۶۵	" وی۔ پی۔ عبد الحی صاحب۔	۲۱۳۶	" محمد عبد الغفور صاحب۔
۱۲۹۳	" محمد فرید صاحب۔	۲۱۱۵	" سید رحمت اللہ صاحب۔
۱۳۱۰	دی سیکرٹری مسلم لائبریری۔	۲۱۲۷	" محمد یعقوب صاحب۔
۱۳۱۲	دی سیکرٹری کریسنٹ مسلم لائبریری۔	۲۱۳۹	" عتیق الرحمٰن صاحب
۱۳۱۴	مکرم محمد صدیق صاحب۔	۲۱۴۶	" ممتاز علی صاحب
۱۴۱۷	" عبد السلام صاحب گلبرگی۔	۲۲۶۹	" نذیر احمد صاحب۔
۱۴۲۲	" حاجی بشیر احمد صاحب	۲۴۱۹	" محمد عبد العزیز صاحب۔
۱۴۵۵	" قائد مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی	۲۶۲۳	" محمد خورشید علی صاحب۔
۱۵۱۵	" عبد العزیز صاحب۔	۲۸۹۲	" شیخ محبوب احمد صاحب۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۴ فروری کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ زچہ اور بچہ کی صحت کمزور ہے۔ دونوں کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر، درویش فنڈ اور شکرانہ فنڈ میں پندرہ ۱۵ روپے بھجوا رہا ہوں۔ (محمد شمیم الدین۔ برہ پورہ۔ بہار)

(۲) محترم بابو محمود احمد صاحب ریٹائرڈ ریلوے حیدر آباد (سندھ) ابن محترم شیخ غلام نبی صاحب مرحوم صحابی اپنے اور اپنی اولاد کے لئے جملہ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

میری بھانجی عزیزہ امۃ الصبور بنت ناصر احمد صاحب قریشی کی قوت سماعت و گویائی کی بحالی کے لئے نیز اس کی والدہ کی صحت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

میں اپنے اور دیگر بہن بھائیوں نیز ان کی اولاد کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی عاجزانہ التماس کرتا ہوں۔ (خاکسار: عبد المجید نیاز پسر عبد الرحیم صاحب دیانت درویش حال زیل قادیان)

(۳) عزیز محمد صالح صاحب انجینئر لاہور جو مکرم فاضل بھائی الٰہ دین صاحب آف سکندر آباد کے بیٹے ہیں انہیں دوسری بار ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان

(۴) اطلاع ملی ہے کہ جماعت احمدیہ کیبیرا (مغربی بنگال) کے امیر مکرم مولوی شہید اللہ صاحب کچھ عرصہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے موصوف کی کامل صحت کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: عبد الرؤف ناتی معلم مدرسہ احمدیہ قادیان

قادیان میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

بقیہ صفحہ (۲)

دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ کامیاب و بامراد فاتحانہ انداز میں مکہ میں داخل ہوئے تو جو نظارہ دنیا نے دیکھا وہ بھی بے نظیر و بے مثال ہے۔ آپؐ نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے جانی دشمنوں کو بالکل معاف کر دیا۔ ان کی ایذاء رسانیوں اور تکالیف و مصائب کو جو وہ تیرہ سال تک مکہ میں پہنچاتے رہے یکدم نظر انداز کر دیا اور ان سے ایسا احسان فرمایا کہ دنیا اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔

آنمحترم نے فرمایا فتح مکہ کے اس موقعہ پر آنحضرت صلعم کی گردن فاتحانہ شان کی وجہ سے اٹھی ہوئی نہیں تھی بلکہ آپ کی گردن خدا تعالیٰ کے احسانوں، اپنی کس مپرسی اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے جلوؤں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکتی چلی گئی۔ جیسا کہ روایات میں آتا ہے آپؐ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے آپ کی گردن جھکتے جھکتے سواری کے پالان سے جا لگی۔

اس قدر جاہ و حشمت اور شوکت و دبدبہ کے باوجود اس قدر آپؐ میں انکسار تھا کہ ایک دفعہ ایک شخص دربار نبوت میں آکر آپؐ کے رعب کی وجہ سے تھر تھر کانپنے لگا۔ آپؐ نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اپنی حالت پر قابو رکھو اور گھبراؤ نہیں۔ میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں۔ اور قریش کی ایک غریب اور بیوہ عورت کا بیٹا ہوں جو غربت کی وجہ سے سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔

پس آپؐ نے ہر حالت میں اپنی حیثیت کو یاد رکھا اور ہمیشہ ہی آپؐ کی زبان، آپ کے جوارح اور روح و دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کی کبریائی ہی بلند ہوتی رہی۔

پھر آنمحترم نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ روح پرور اور ولولہ انگیز خطبہ جمعہ جو فتح مکہ کے بعد واپس مدینہ جا کر سب سے پہلے ارشاد فرمایا اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

آخر میں آپؐ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول پر روشنی ڈالتے ہوئے حضورؑ کے ایک رؤیا کا ذکر فرمایا کہ ایک رات کثرت سے حضور علیہ السلام نے آنحضرت صلعم پر درود و سلام بھیجا کہ رؤیا میں فرشتوں نے آپ کے گھر پر نور کی مشکوں سے چھڑکاؤ کیا۔ دریافت کرنے پر آواز آئی ہذا بما صلیت علی محمد کہ یہ درود شریف کی برکت سے ہے۔

آخر میں آنمحترم نے لمبی پرسوز اجتماعی دعا فرمائی اور یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مچھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

ناصراتُ الاحمدیّہ - اور - چندہ وقفِ جدید

(از حضرت سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان دارالامان)

ناصرات الاحمدیہ! خوش ہو کہ تم سے بھی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عملِ صالح حقیقت میں وہی ہے جو موقعہ اور محل کے لحاظ سے کیا جائے۔ کس وقت کے لئے کون سی قربانی مناسب ہے، یہ جماعت کا امام ہی بتا سکتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ سے مطالبہ فرمایا ہے کہ بجٹ وقفِ جدید میں پچاس ہزار روپیہ ادا کریں اس کے لئے فی بچہ صرف اٹھنی ماہوار کا مطالبہ فرمایا ہے۔ بچے عموماً اتنی رقم کھانے پینے پر خرچ کر دیتے ہیں۔ اور اس اٹھنی کا بچانا اشاعتِ اسلام کے لئے دینا، جہاں اسلام کی اشاعت کا موجب ہوگا وہاں بچیوں میں سادگی، کفایت شعاری اور قوم و مذہب کی خاطر قربانی کا جذبہ بھی پیدا کرے گا۔ پس میری بچیو! حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر ماہ ایک اٹھنی حضور کی خدمت میں پیش کرو۔ اور دُنیا کو بتا دو کہ قربانی کرنے میں ہماری بچیاں اگر ایک طرف اپنی ماؤں، نانیوں اور دادیوں سے کسی طرح کم نہیں، تو دوسری طرف اپنے بھائیوں سے بھی پیچھے نہیں رہیں گی۔

تمام لجنات کی سکرٹریاں ناصرات فوری طور پر ناصرات کو اس تحریک کی اہمیت سمجھا کر چندہ وصول کر کے بھجوائیں۔ چندہ بھجواتے وقت وضاحت سے تحریر کریں کہ یہ وقفِ جدید کا چندہ ہے۔ جہاں ناصرات کی الگ سیکرٹری نہیں، وہاں کی صدر اور سیکرٹری یہ کام کریں کہ پندرہ سال تک کی عمر کی بچیوں سے یہ چندہ وصول کر کے روانہ کریں۔ سال کے شروع ہونے پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک لجنات نے کماحقہٗ اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ ہر ماہ کی لجنہ کی رپورٹ میں اس کا باقاعدگی سے ذکر کیا جائے کہ اُن کی ناصرات کی طرف سے کتنا وقفِ جدید کا چندہ بھجوایا گیا۔

اللہ تعالےٰ ہماری بچیوں کو بھی بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم برائے علاقہ پونچھ و کشمیر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ علاقہ پونچھ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر اور تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران و مبلغینِ کرام سے حسبِ سابق انسپکٹر صاحب کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱ ۳/۷۸	منکوٹ	۷	۱	۸
جموں	۱ ۳/۷۸	۱	۲	چارکوٹ	۸	۲	۱۰
پونچھ	۲	۱	۳	کالابن۔ لوہارکہ۔ کوٹلی	۱۰	۲	۱۲
ستھینڈرہ	۴	۱	۵	بڈھانوں	۱۲	۱	۱۳
پٹھانہ تیر۔ سلواہ } گورسائی	۵	۲	۷	جموں	۱۳	۱	۱۴ ۳/۷۸
				قادیان	۱۵ ۳/۷۸	-	-

درخواستِ دُعا: خاکسار کے نانا جان کافی بیمار ہیں۔ اُن کی صحت و سلامتی کے لئے اور والدین کی مالی مشکلات کے ازالہ نیز خاکسار کے خالو منور احمد صاحب تنویر کو اعلیٰ سرکاری ملازمت ملنے کے لئے تمام احباب سے درد مندانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: صغیر احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر انسپکٹر بیت المال

برائے شمالی ہند

جملہ جماعت ہائے احمدیہ شمالی ہند کے عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مورخہ ۱ ۳/۷۸ سے پڑتال حسابات وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں دورہ فرما رہے ہیں۔ اس لئے جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغینِ کرام سے یہ اُمید کی جاتی ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ حسبِ سابق کماحقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱ ۳/۷۸	بسنہ پردہ	۴ ۴/۷۸	۲	۶ ۴/۷۸
کلکتہ	۳ ۳/۷۸	۸	۱۱ ۳/۷۸	روڑ کلہ	۶	۲	۸
کھڑک پور	۱۲	۱	۱۳	کلکتہ و مضافات }	۹	۷	۱۶
سورو	۱۴	۱	۱۵	بنگال }			
بھدرک	۱۵	۱	۱۶	موسی بنی مائینز جھو جھنڈا	۱۷	۳	۲۰
کٹک	۱۶	۲	۱۸	جمشید پور	۲۰	۲	۲۲
سرلو نیا گاؤں	۱۸	۱	۱۹	رانچی	۲۲	۱	۲۳
سونگھڑہ	۱۹	۲	۲۱	بھاگلپور۔ بڑہ پورہ	۲۳	۳	۲۶
کیندرہ پاڑا	۲۱	۱	۲۲	خانپور ملکی	۲۶	۱	۲۷
چودوار	۲۲	۱	۲۳	بلاری	۲۷	۱	۲۸
کرڈاپلی	۲۳	۱	۲۴	مونگھیر	۲۸	۱	۲۹
پنکال	۲۴	۱	۲۵	پکوڑ	۲۹	۱	۳۰
کوٹ پنہ	۲۵	۱	۲۶	مظفر پور براستہ }	۱ ۵/۷۸	۱	۲ ۵/۷۸
کرٹک	۲۶	۱	۲۷	بھاگلپور }			
بھبنیشور	۲۷	۱	۲۸	بھرت پورہ	۲	۱	۳
خوردہ کیرنگ	۲۸	۳	۳۱	پٹنہ براستہ مظفر پور	۴	۱	۵
نرگاؤں	۳۱	۱	۱ ۴/۷۸	گیا	۵	۱	۶
مانیکاگوڑا نیاگڑھ	۱ ۴/۷۸	۱	۲ ۴/۷۸	اروُل آرہ	۶	۲	۸
کٹک	۲ ۴/۷۸	۱	۳ ۴/۷۸	قادیان براستہ پٹنہ	۱۰ ۵/۷۸	-	-

لازمی چندہ جات سو فیصد ادا کرنے والی جماعتیں

فہرست بغرضِ دُعا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی جائے گی

جماعتوں کے احباب اور سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ چونکہ ہمارا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۷۸ء کو ختم ہو رہا ہے اس لئے مارچ اور اپریل کے مہینوں میں پہلے سے زیادہ ہمت کر کے چندوں کی ادائیگی کریں۔ تاکہ ان کا نام سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست میں آجائے۔ یہ فہرست نظارت ہذا کی طرف سے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ماہ مئی میں پیش کی جائے گی انشاء اللہ۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

خط و کتابت کرتے ہوئے اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔!